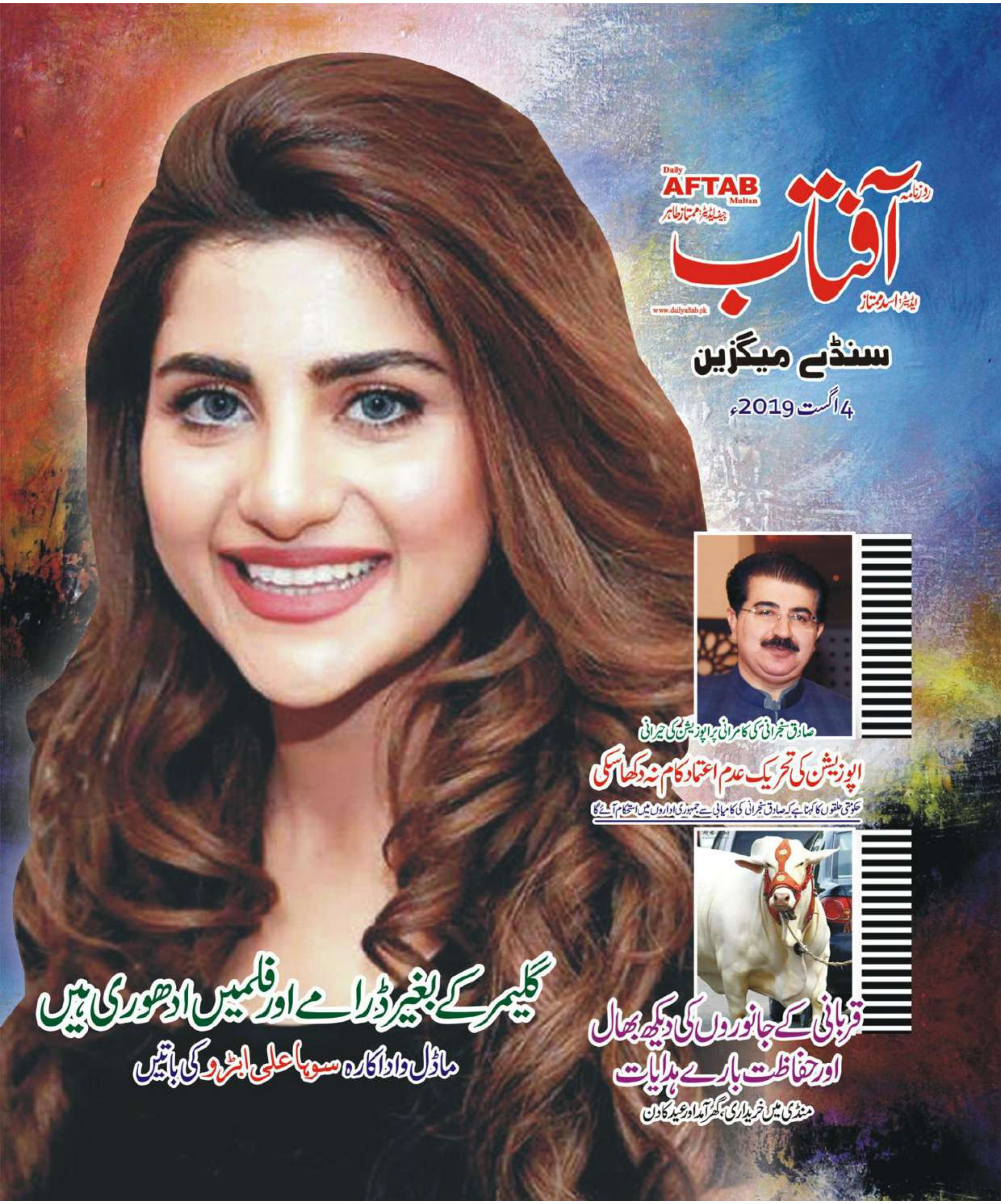

روزنامہ
Daily
AFTAB
Multan
چیف ایڈیٹر: ممتاز طاہر
آفتاب
ایڈیٹر: اسد ممتاز
www.dailyaftab.pk
سنڈے میگزین
4 اگست 2019ء
صادق سنجرانی کی کامرانی پر اپوزیشن کی حیرانی
اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد کام نہ دکھا سکی
حکومتی حلقوں کا کہنا ہے کہ صادق سنجرانی کی کامیابی سے جمہوری اداروں میں استحکام آئے گا
قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال
اور حفاظت بارے ہدایات
منڈی میں خریداری، گھر آمد اور عید کا دن
گلیمر کے بغیر ڈرامے اور فلمیں ادھوری ہیں
ماڈل واداکارہ سوہا علی ابڑو کی باتیں

محسن سیال

تمام تر کوششوں کے باوجود اپوزیشن کی چیئرمین سینٹ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کامیاب نہ ہوسکی اور صرف تین ووٹوں سے یہ تحریک ناکام ہوگئی جبکہ 5 ووٹ مسترد بھی کیے گئے حکومتی ارکان پچھلے کئی روز سے کہہ رہے تھے کہ اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد ناکام ہوجائے گی جبکہ 64 افراد نے چیئرمین سینٹ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی تھی جو ایک طرح سے اپوزیشن کی اخلاقی فتح مگر خفیہ ووٹنگ کے ذریعے کرشمہ ہوگیا اور میر حاصل بزنجو کامیابی حاصل نہ کرسکے جس پر اپوزیشن نے یہ معاملہ اے پی سی میں اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے

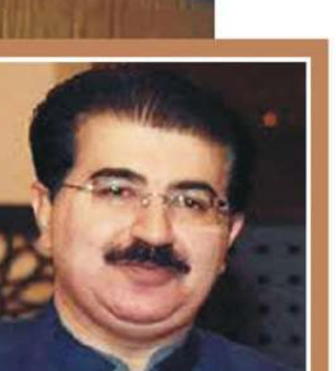

صادق سنجرانی کی کامرانی پر اپوزیشن کی حیرانی

اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد کام نہ دکھا سکی

حکومتی حلقوں کا کہنا ہے کہ صادق سنجرانی کی کامیابی سے جمہوری اداروں میں استحکام آئے گا

تاہم حکومت ڈپٹی چیئرمین سینٹ کو ہٹانے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ جب چیئرمین سینٹ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا سارا عمل مکمل ہوا تو اس کے بعد ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سلیم مانڈوی والا کے خلاف پاکستان تحریک انصاف کے سینیٹر شبلی فراز کی جانب سے تحریک عدم اعتماد کے لیے قرارداد پیش کی گئی جسے منظور کرلیا گیا۔ قرارداد کی منظوری کے بعد پریزائڈنگ افسر نے تمام سینیٹرز کو ایک مرتبہ پھر ووٹنگ کا طریقہ کار بتایا جس کے بعد ووٹنگ کے عمل کا آغاز کردیا گیا۔ ڈپٹی چیئرمین سلیم مانڈوی والا کے خلاف حکومتی تحریک عدم اعتماد کے حق میں 32 ووٹ کاسٹ ہوئے جبکہ حکومت کو کم از کم 53 ووٹ درکار تھے۔ اپوزیشن نے ڈپٹی چیئرمین کو ہٹانے کے خلاف حکومتی تحریک میں حصہ نہیں لیا اور ووٹنگ کا عمل شروع ہونے سے پہلے ہی اس کے تمام اراکین ایوان بالا سے چلے گئے۔ سلیم مانڈوی والا کے خلاف تحریک عدم اعتماد تحریک ناکام ہونے

اپوزیشن کا موقف ہے کہ 64 ارکان کے دستخطوں کے ساتھ تحریک عدم اعتماد کی منظوری ہی اُن کی اخلاقی فتح ہے

کے بعد سینیٹ کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کردیا گیا۔ قبل ازیں چیئرمین و ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کے خلاف تحاریک عدم اعتماد کے حوالے سے سینیٹ کا اہم اجلاس ہوا جہاں اپوزیشن اور حکومتی تحاریک پر خفیہ رائے شماری کی گئی۔ اجلاس کی صدارت پریزائیڈنگ افسر بیرسٹر سیف نے کی جنہوں نے عدم اعتماد کی تحاریک پر ووٹنگ کے بعد فیصلہ سنایا۔ خیال رہے کہ اپوزیشن لیڈر راجا ظفر الحق کی جانب سے چیئرمین سینیٹ کے خلاف پیش کی گئی قرارداد پر 64 اراکین نے حمایت کی تھی جس کے بعد تحریک عدم اعتماد پر خفیہ رائے شماری کا آغاز کیا گیا۔ قرارداد کے متن میں کہا گیا تھا کہ

'صادق سنجرانی بطور چیئرمین سینیٹ اکثریت کا اعتماد کھو چکے ہیں۔' اس موقع پر پریزائڈنگ افسر کی اجازت پر بات کرتے ہوئے راجا ظفر الحق کا کہنا تھا کہ رولز میں قرارداد پر بحث کی گنجائش موجود ہے تاہم ہم بحث نہیں کریں گے اور ایوان کے ماحول کو پرامن رکھنا چاہتے ہیں۔ سینیٹر شبلی فراز کی جانب سے ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سلیم مانڈوی والا کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی۔ اجلاس کے دوران 100 سینیٹرز ایوان میں موجود تھے جنہوں نے ووٹنگ کے عمل میں حصہ لیا، جبکہ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری تنویر ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے ایوان میں حاضری یقینی نہ بنا سکے۔

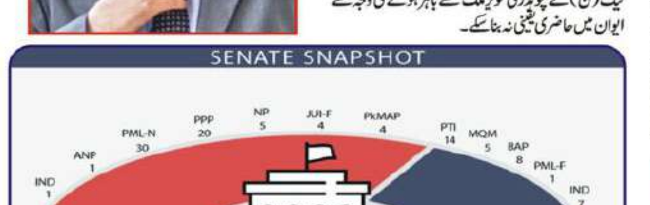

دوسری جانب جماعت اسلامی کی طرف سے ووٹنگ کے عمل پر غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کرنے کے بعد اس کے 2 سینیٹرز بھی ایوان میں نہیں آئے۔ ووٹنگ کے آغاز سے قبل پریزائیڈنگ افسر بیرسٹر سیف نے تمام سینیٹرز کو ووٹنگ کے طریقہ کار اور ضابطہ اخلاق سے آگاہ کیا۔ حکومتی اراکین کی جانب سے نعمان وزیر جبکہ اپوزیشن کی جانب سے جاوید عباسی کو پولنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا جس کے بعد ووٹنگ کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ اجلاس کے دوران وزیر دفاع پرویز خٹک، چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال الیانی، سابق

وزیراعظم راجہ پرویز اشرف، اے این پی رہنما میاں افتخار حسین سمیت دیگر اراکین بھی ایوان میں موجود ہیں۔ خیال رہے کہ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی چیئرمین سینیٹ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر ووٹنگ ہے۔
تحریک عدم اعتماد پیش کرنے سے ایک روز سینیٹ میں اپوزیشن سینیٹرز کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا جس کی صدارت مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر شہباز شریف نے کی، اس موقع پر برنچ کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس دوران انہوں نے تمام اراکین کی آمد پر ان کا شکریہ ادا

کرتے ہوئے کہا کہ آج پاکستانی قوم کی نظریں ان سینیٹرز پر مرکوز ہیں۔ شہباز شریف کے ہمراہ سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر راجہ ظفر الحق، نامزد امیدوار برائے چیئرمین سینیٹ میر حاصل

چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی کے خلاف تحریک عدم اعتماد ایوان میں لائی گئی۔ اپوزیشن اراکین کے دستخط کے ساتھ جمع کروائی گئی اس قرارداد میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ سینیٹ میں کام کے طریقہ کار کے رولز میں (چیئرمین یا ڈپٹی چیئرمین کو ہٹانے) کے لیے شامل رول 12 کے تحت صادق سنجرانی کو ہٹایا جائے کیونکہ وہ زیادہ تر اراکین کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ اپوزیشن نے جلد سینیٹ اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا تھا تاکہ اس

وزیراعظم عمران خان کا بیانیہ ایک بار پھر درست ہوا شکست خوردہ عناصر حکومت کو پریشان نہیں کرسکتے، فردوس عاشق اعوان

بزنجو، شیری رحمٰن، مشاہد اللہ خان اور رہبر کمیٹی کے سربراہ اکرم درانی اور اویس نورانی سمیت 41 اراکین نے استقبالیہ میں شرکت کی۔ دوسری جانب قائد ایوان شبلی فراز کی سربراہی میں پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) سمیت دیگر حکومتی سینیٹرز کا خیبر پختونخوا ہاؤس میں اجلاس ہوا۔ اجلاس میں تحریک انصاف کے علاوہ متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) پاکستان، گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس (جی ڈی اے) اور دیگر اتحادی اراکین نے شرکت کی۔
خیال رہے کہ گزشتہ ماہ 9 جولائی کو پاکستان پیپلز پارٹی کی سینیٹر شیری رحمٰن اور مسلم لیگ (ن) کے جاوید عباسی کی جانب سے

قرارداد کو ایوان سے پاس کروایا جائے۔ چیئرمین سینیٹ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پاکستان تحریک انصاف کی اتحادی حکومت کے خلاف براہ راست پہلا اقدام تصور کیا گیا۔ قرارداد جمع ہونے کے بعد چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی نے کہا تھا کہ وہ رضاکارانہ طور پر اپنے عہدے سے نہیں جائیں گے بلکہ اپنے خلاف تحریک کا مقابلہ کریں گے اور گزشتہ روز انہوں نے باقاعدہ مقابلے کے بعد کامیابی حاصل کی۔
بہرطور اپوزیشن کی چیئرمین سینٹ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے بعد حکومت کی اگرچہ سیاسی طور پر پوزیشن مستحکم ہوگئی ہے جو یقیناً جمہوریت کے استحکام کی طرف مثبت قدم ہے مگر اپوزیشن کو ان 14 سینیٹرز کو تلاش کرنا ہوگا جو عصرانے اور ظہرانے تو بلاول اور شہباز شریف کے اڑاتے رہے مگر خفیہ ووٹنگ میں کام کہیں اور دکھا دیا تاہم آنے والے دنوں میں اس تحریک عدم اعتماد کی ناکامی کی اصل وجوہات اور کہانیاں بھی سامنے آجائیں گی۔

☆☆☆

رضوان حیدر

شہباز شریف کے ناشتے میں بھی 64 ارکان پورے تھے

متحدہ اپوزیشن کو 14 سینیٹرز کی تلاش

چیئرمین سینیٹ الیکشن کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی لمحہ بہ لمحہ کہانی کا احوال

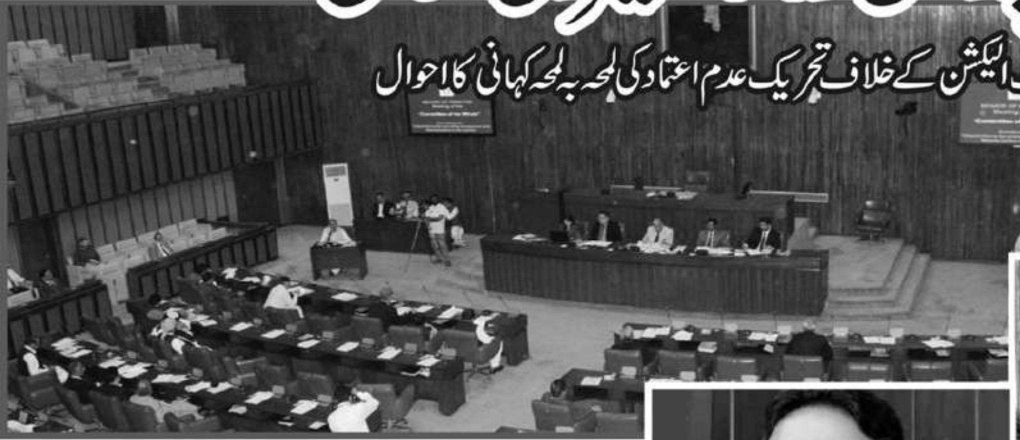

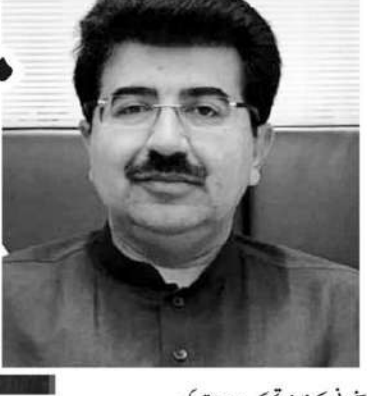

صادق سنجرانی میں ایسا کیسا جادو ہے جو ہر بار حیران کر دیتا ہے؟ ان کی مد مقابل اپوزیشن کی جماعتوں کو اس بات کا ادراک ضرور تھا، لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہ جوا کھیلا، بالکل رات کے پچھلے پہر میں ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح! جو ہر بار جیت کی امید میں کھیلتا ہے اور ناکام ہو جاتا ہے۔

رواں سال اپوزیشن جماعتوں کے اتحاد کے بعد بننے والی رہبر کمیٹی نے باقاعدہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی قرارداد ایوان میں لائیں گے، کیونکہ سینیٹ میں اپوزیشن کے پاس اکثریت موجود ہے، اور چیئرمین سینیٹ ایوان میں اکثریت کا اعتماد کھو بیٹھے ہیں، لہٰذا اب انہیں جانا چاہیے۔

چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی کے خلاف پہلی آواز اسی سال آصف زرداری نے بلند کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ 'وہ سب کو بیرون ملک گھما رہے ہیں اور خود بھی گھوم رہے ہیں، ہمیں ان سے جو امیدیں تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں'۔ حالانکہ یہ آصف زرداری ہی تھے جو گزشتہ برس سینیٹ چیئرمین کے انتخابات کے دوران بلوچستان ہاؤس گئے تھے اور بلوچستان سے آزاد منتخب ہونے والے سینیٹرز کی جھولی میں بلوچستان کی محرومی کے نام پر اپنے ووٹ غیر مشروط طور پر دے آئے تھے۔ پھر صادق سنجرانی کو چیئرمین بنانے کا اعلان بھی زرداری ہاؤس اسلام آباد میں ایک طویل اجلاس کے بعد کیا گیا۔ جس کا اعلان اس وقت کے وزیر اعلیٰ بلوچستان عبدالقدوس بزنجو اور صادق سنجرانی کی موجودگی میں ایک پریس کانفرنس میں بلاول بھٹو زرداری نے خود کیا تھا۔ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان کی تو انہیں پہلے ہی حمایت حاصل تھی۔

دوسری طرف مسلم لیگ (ن) اور ان کی اتحادی جماعتوں نے راجا ظفر الحق کو چیئرمین کے لیے اپنا امیدوار نامزد کیا، لیکن صادق سنجرانی کے مقابلے میں وہ شکست کھا گئے۔ ان دنوں (ن) لیگ اقتدار میں تھی، اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت صادق سنجرانی اپوزیشن کی حمایت سے کامیاب ہوئے تھے، اور اب کی بار سنجرانی صاحب حکومت کی مہربانیوں سے خود کو بچانے اور اپوزیشن کو بدترین شکست دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

یکم اگست کا دن اسلام آباد میں خاص اہمیت اختیار کر گیا تھا کیونکہ چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی اور ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سلیم مانڈوی والا کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی قرارداد پر ووٹنگ

ہونا تھی۔ ایک رات قبل اسلام آباد میں شدید بارش تھی، پارلیمنٹ لاجز میں رات دیر تک گاڑیاں دوڑتی رہیں، گھروں کے دروازے کھلتے اور بند ہوتے رہے۔

رات دیر تک جاگے ہوئے حکومتی اور اپوزیشن کے سینیٹرز کے چہروں پر رات کی تھکان واضح نظر آ رہی تھی۔ یہ سب گیارہ بجے صبح سے ہی اپنے اپنے گھروں سے نکل چکے تھے۔ اپوزیشن کے سینیٹرز اور دیگر رہنما پارلیمنٹ ہاؤس آنا شروع ہو گئے۔ ملک بھر کی طرح پارلیمنٹ کی راہداریوں میں بھی جتنی زبانیں تھیں اتنے ہی تبصرے تھے، ہر کسی کے پاس صادق سنجرانی کی کامیابی اور ناکامی کے اپنے دلائل تھے۔ لیکن سب کو دوپہر 2 بجے کا انتظار تھا۔

سینیٹ انتخابات کے دوران ایوان میں کیا کچھ ہوا، ہم آپ کو لمحہ بہ لمحہ اس کی کچھ تفصیلات بتاتے ہیں۔

وقت: 11 بج کر 15 منٹ

سوا 11 بجے سے اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے سینیٹ ارکان کی پارلیمنٹ ہاؤس آمد کا آغاز ہو گیا۔ اپوزیشن کے تمام سینیٹرز اور رہنماؤں کا رخ سینیٹ کے بینکوئیٹ ہال کی طرف تھا جہاں شہباز شریف کی جانب سے پُرتکلف برنچ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ برنچ اس لیے رکھا گیا تھا کہ ناشتہ اور دوپہر کا کھانا ساتھ ہو جائے کیونکہ دوپہر 2 بجے اجلاس تھا، جو دیر تک چلنا تھا۔

وقت: 11 بج کر 35 منٹ

11 بج کر 35 منٹ پر میزبان شہباز شریف بھی پہنچ گئے۔ 12 بجے تک اس برنچ کی تقریب میں 54 سینیٹرز موجود تھے، جن کی لسٹ بھی میڈیا کو جاری کی گئی۔

پھر 12 بج کر 15 منٹ پر یہ تعداد بڑھ کر 59 تک پہنچ ہو گئی۔ اس تقریب میں سینیٹر بیگم کلثوم پروین اپنی نشست سے اٹھ کر شہباز شریف کے پاس جانے لگیں تاکہ وہ یہ وضاحت پیش کر سکیں کہ آخر وہ حکومت کے عشائیے میں کیوں گئی تھیں، مگر شہباز شریف نے انہیں اپنی طرف آنے سے روک دیا اور ان کی وضاحت سننے سے انکار کر دیا، جس پر کلثوم پروین کو سخت

شرمندگی کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

جس وقت شہباز شریف اپنے برنچ میں ارکان سے مخاطب تھے اس وقت چیئرمین سینیٹ بھی اپنے چیمبر میں پہنچ چکے تھے، جبکہ حکومت کے ارکان کا اجلاس پختون خواہ ہاؤس میں ہو رہا تھا۔ جبکہ وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال وزیر اعظم عمران خان کے ساتھ ملاقات کر رہے تھے۔ وزیر اعظم کے معاون خصوصی نعیم الحق انتہائی پُراعتماد انداز میں صحافیوں کو بتا رہے تھے کہ ایک، دو گھنٹے میں پتہ لگ جائے گا کہ اپوزیشن جیتتی ہے یا نہیں؟

وقت: 12 بج کر 31 منٹ

12 بج کر 31 منٹ تک شہباز شریف کے برنچ میں اپوزیشن کے سینیٹرز کی تعداد 60 ہو چکی تھی۔ اس برنچ میں جب ووٹ دینے کے لیے طریقہ کار پر بات ہو رہی تھی تو چند سینیٹرز نے اپنے پرس اور جیبیں ٹٹولیں تو ان کو خیال آیا کہ وہ سینیٹ کے جاری کردہ شناختی کارڈ تو گھر بھول آئے ہیں۔ اس دوران مشاہد اللہ خان، رحمان ملک، مولانا غفور حیدری، رخسانہ زبیری اور دیگر نے اپنے ملازمین کو دوڑایا کہ وہ گھر جائیں اور کارڈ لے آئیں۔

اس برنچ میں جو پہلو واضح طور پر نظر آیا وہ پہلو تھا 'شک' کا، جس کا کافی دنوں سے اندرونِ خانہ ذکر ہو رہا تھا۔ کافی لوگ ایک دوسرے سے کھچے کھچے بھی نظر آ رہے تھے، لیکن ہر کوئی یہی تاثر دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ تو اپنی پارٹی کے فیصلے کے ساتھ کھڑا ہے اور وہ اپنی پارٹی کو ہی ووٹ دے گا۔

وقت: 12 بج کر 50 منٹ

12 بج کر 50 منٹ پر برنچ لگنا شروع ہوا اور 1:30 بجے تک چلتا رہا۔ جب برنچ ختم ہوا تو شہباز شریف منسٹرز انکلیو میں اپنے گھر چلے گئے اور 4:30 بجے اس وقت واپس پارلیمنٹ ہاؤس آئے جب اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد کی قرارداد مسترد ہو چکی تھی۔

وقت: 2 بج کر 05 منٹ

بلاول بھٹو زرداری 2 بج کر 5 منٹ پر پارلیمنٹ ہاؤس پہنچے اور اپنے چیمبر میں کچھ دیر رکنے کے بعد سیدھے سینیٹ کی کارروائی دیکھنے کے لیے مہمانوں کی گیلری میں آ کر بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ سابق وزیر اعظم راجا پرویز اشرف بھی تھے۔ مہمانوں کی گیلری میں وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال، ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی قاسم سوری، چیف وہپ عامر ڈوگر سمیت حاصل بزنجو اور صادق سنجرانی کے مہمان بھی موجود تھے۔

وقت: 2 بج کر 13 منٹ

سینیٹ کا اجلاس 2 بج کر 13 منٹ پر شروع ہوا اور 5 بج کر 23 منٹ پر ختم ہوا۔ صدر مملکت نے سینیٹ چیئرمین کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر ووٹنگ کرانے کے لیے بیرسٹر محمد علی سیف کو پریزائڈنگ افسر مقرر کیا گیا تھا۔ سیکریٹری سینیٹ محمد انور نے کارروائی کا باقاعدہ آغاز کرنے کے لیے پریزائڈنگ افسر کو چیئرمین کی نشست پر بیٹھنے کا کہا۔

> کہنے والے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ آصف زرداری نے ایک اور پتا کھیلا اور جس سے اُنہیں سنٹر میں ریلیف ملنے کی امید ہے

پھر راجا ظفر الحق نے تحریک عدم اعتماد کی قرارداد پر ووٹنگ کے لیے تحریک پیش کی۔ جس پر پہلے ووٹنگ کرائی گئی۔ رولز کے مطابق کسی بھی تحریک کی منظوری کے لیے پورے ایوان کی ایک چوتھائی تعداد کا ایوان میں ہونا ضروری ہے، لیکن حیران کن طور پر 64 ارکان اس تحریک کی حمایت میں کھڑے ہو گئے۔ ارکان کی تعداد کا اعلان ہوا تو ڈیسک بجائے گئے اور اپوزیشن نے اس گنتی کو اپنی قرارداد کی کامیابی قرار دیا۔

2:40 پر پہلا ووٹ پڑا

چیئرمین سینیٹ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی قرارداد پر پولنگ کا مرحلہ شروع ہوا۔ اپوزیشن کی طرف سے جاوید عباسی اور حکومت کی طرف سے نعمان وزیر پولنگ ایجنٹ مقرر کیے گئے۔ 2 بج کر 40 منٹ پر پہلا ووٹ حافظ عبدالکریم نے، دوسرا مولانا عبدالغفور حیدری اور تیسرا ریٹائرڈ جنرل عبدالقیوم نے کاسٹ کیا۔

وقت: 3 بج کر 58 منٹ

3 بج کر 58 منٹ پر پولنگ کا عمل مکمل ہوا۔ 100 ارکان نے اس انتخاب میں حصہ لیا جبکہ 3 ارکان مشتاق احمد، سراج الحق اور چوہدری تنویر ایوان میں موجود نہیں تھے، اور ان کے نام 3، 3 بار پکارے گئے۔

وقت: 4 بج کر 18 منٹ

سینیٹ سیکریٹری کے روبرو دونوں فریقین کے پولنگ ایجنٹ موجود تھے۔ روسٹرم پر 3 باکس رکھے گئے۔ جو تحریک عدم اعتماد کی حمایت، مخالفت اور مسترد شدہ ووٹ کے لیے مختص کیے گئے تھے۔

اس تاریخی نتائج کو دیکھنے کے لیے مہمانوں اور صحافیوں کی گیلریاں مکمل طور پر بھر چکی تھیں۔ گنتی کے پورے عمل کو صحافی خصوصی طور پر دھیان سے دیکھ رہے تھے۔ جو ووٹ جس باکس میں جاتا وہ صحافی اپنے پاس درج کر لیتے۔ جیسے ہی گنتی مکمل ہوئی تو حکومتی پولنگ ایجنٹ نعمان وزیر نے قائد ایوان شبلی فراز کو دوڑ کر ان کی نشست پر جا کر مبارک باد دی اور حکومتی بینچوں سے نعرے بازی شروع ہو گئی۔

'ایک سنجرانی سب پر بھاری' کے نعروں کے ساتھ حکومتی بینچوں پر موجود ارکان اپنی نشستوں سے اٹھے اور صادق سنجرانی کو مبارک باد دینے لگے۔

پریزائڈنگ افسر بیرسٹر محمد علی سیف نے اعلان کیا کہ 50 ووٹوں سے تحریک عدم اعتماد کی قرارداد مسترد کی جاتی ہے۔ قرارداد کی مخالفت میں 50 ووٹ پڑے، جن میں سے 5 ووٹ مسترد ہوئے۔ ذرائع کے مطابق جو 5 ووٹ مسترد ہوئے ان پر ایک ہی انداز میں اسٹیمپ دو جگہ لگی ہوئی تھی۔

اعلان کے ساتھ ہی اپوزیشن بینچوں پر موجود بیشتر ارکان کے چہروں کا رنگ اُڑ چکا تھا۔ رضا ربانی جیسے لوگ، جو صادق سنجرانی کو گزشتہ برس ووٹ دینے کے بعد اپنے فیصلے پر ندامت کا برملا اظہار کرتے ہوئے ایوان سے نکل گئے تھے، یہ گھڑی ان کے لیے اُس دن سے بھی زیادہ بھاری تھی۔

اس کے بعد ڈپٹی چیئرمین کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی قرارداد کی تحریک کی منظوری کے لیے 32 ارکان نے ووٹ دیا اور تحریک کی منظوری کے بعد ایک بار پھر ڈپٹی چیئرمین کے خلاف یا حمایت میں ووٹنگ کا عمل شروع ہوا۔ مگر اس بار اپوزیشن نے ووٹنگ میں جان بوجھ کر حصہ نہیں لیا کیونکہ انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ اگر 64 ارکان نے ایک بار پھر ووٹنگ میں حصہ لیا تو کہیں ڈپٹی چیئرمین کا عہدہ بھی ہاتھ سے نہ چلا جائے۔

یہاں سینیٹ میں ہونے والی ایک خفیہ کارروائی کا ذکر کرنا بھی ٹھیک رہے گا کہ جب سینیٹ میں ووٹنگ کا عمل جاری تھا اور حکومت اور اپوزیشن کامیابی کے لیے بہت بے چین تھے، عین اسی وقت سینیٹ چیئرمین کے امیدوار صادق سنجرانی، قائد ایوان شبلی فراز، پیپلز پارٹی کے رہنما مصطفیٰ نواز کھوکھر اور قرۃ العین مری بیک بینچوں پر بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف نظر آئے۔ ☆☆☆

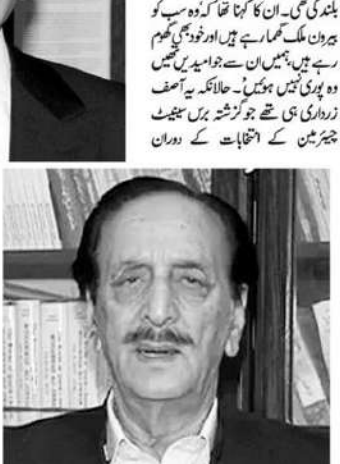

میر احمد کامران مگسی

’’نورِ عالم‘‘ میں سیرتِ طیبہ ؐ کے ایمان افروز واقعات کو پیش کیا گیا

نوجوان قلمکار کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب ’’نورِ عالم‘‘ کی اشاعت پر اہلِ قلم کا اظہار خیال

گذشتہ دنوں ملتان کے ابھرتے ہوئے نوجوان قلم کار، ماہنامہ کرن کرن روشنی کے ایڈیٹر علی عمران ممتاز کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب ’’نورِ عالم‘‘ کی اشاعت دوم کی مناسبت سے

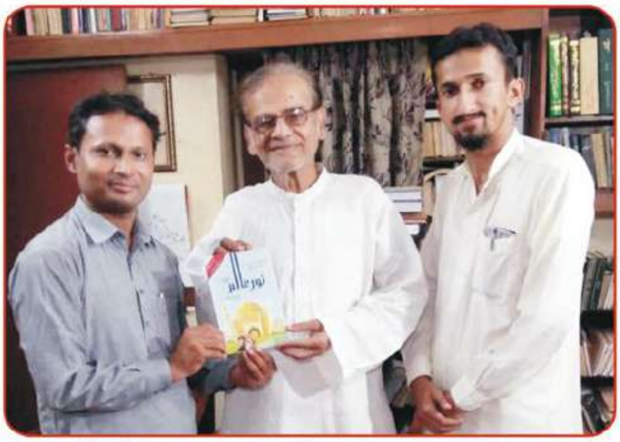

علی عمران ممتاز اپنی کتاب ’’نورِ عالم‘‘ بچوں کے ادیب اور تقریب کے صدر جناب اسد اریب کو پیش کر رہے ہیں قاری محمد عبداللہ ہمراہ موجود ہیں

پاکستان رائٹرز ونگ کے زیرِ اہتمام تقریب پذیرائی کا انعقاد ملتان پریس کلب میں کیا گیا۔ تقریب کی صدارت بچوں کے ادب پر پہلی پی ایچ ڈی کرنے والی ممتاز ادبی شخصیت ڈاکٹر اسد اریب نے کی جبکہ مہمانان گرامی محترمہ ماہ طلعت جبیں، میگزین ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت ملتان شیخ سلیم ناز، ملک ممتاز (والد علی عمران ممتاز)، ڈائریکٹر ملتان آرٹس کونسل سجاد جہانیہ، شاکر حسین شاکر، میگزین ایڈیٹر روزنامہ ’’آفتاب‘‘ میر احمد کامران مگسی، امان اللہ نیر شوکت، پروفیسر اعظم حسین، معروف صحافی مختار سومرو، اور عبداللہ نظامی تھے۔ جبکہ تقریب کی نظامت کے فرائض پاکستان رائٹرز ونگ کے روحِ رواں قاری محمد عبداللہ نے سرانجام دیئے۔ اس موقع پر کتاب ’’نورِ عالم‘‘ کے حوالہ سے راقم نے چند کلمات کہے جو آپ کیلئے پیشِ خدمت ہیں۔

نئی سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی سہل کر دی

’’ہم اکیسویں صدی کے باسی ہیں جہاں آئے روز نت نئی سائنسی ایجادات واکتشافات، ٹیکنالوجی کی بدولت انسانی زندگی سہل سے سہل تر ہوتی جارہی ہے۔ انسانی شعور ارتقائی منازل طے کرتا ہوا بہت تیزی سے آگے کی جانب گامزن ہے جس کی بدولت یہ صدی، آزادی، مساوات، عدل وانصاف، بنیادی انسانی حقوق، حقوقِ نسواں جیسے تصورات کی صدی قرار پائی ہے۔ ان سب محاسن کے باوجود یہ صدی اپنے جلو میں بے شمار سماجی اور اختلافی مسائل بھی ساتھ لے کر آئی ہے۔ ان مسائل کی بدولت انسانی زندگی پیچیدہ اور مشکل بنتی جارہی ہے۔ فتنہ وفساد، پریشان حالی، بے راہ روی جیسے مسائل نے انسانوں کو ذہنی خلفشار کا شکار کر دیا ہے۔ جسکے باعث آج یہ دنیا فتنہ وفساد کی آماجگاہ، اخلاق وشرافت سے عاری اور مادر پدر آزادی کی جانب رواں دواں۔ ایسے میں دین کی طرف رغبت اور روحانیت میں سکون تلاش کرنا ہی واحد حل نظر آتا ہے۔ مگر آج کی نوجوان نسل کو دین اور دین کے بتائے ہوئے اخلاقی راستے کی جانب راغب کرنا ہی تو آج کا سب سے بڑا جہاد ہے۔ اس جہاد میں شامل ہونے کیلئے اللہ کے نیک بندے اپنی اپنی ہی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی کوششوں کو کس حد تک پذیرائی ملتی ہے اس کا انحصار ان کے اخلاص پر کوشش کرنے کے طریقہ کار پر ہوتا ہے۔ تبلیغ اس سلسلے میں سب سے مؤثر ہتھیار تصور کیا جاتا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ زہدِ خشک کی تبلیغی بھی اپنا اثر دکھانے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر پا رہی ہیں۔ ایسے میں تبلیغ کے ایک نئے اسلوب کے ساتھ ایک نوجوان ہمارے سامنے آتا ہے جس کا مقصد محض اس معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنا اور اچھائیوں کی ترویج کرنا ہے۔ تبلیغ کا یہ نیا اسلوب ’’نورِ عالم‘‘ کی شکل میں میرے سامنے ہے۔ نورِ عالم تحریر کرنا ایک بالکل منفرد تجربہ ہے جس میں معاشرتی اور سماجی مسائل کو ایسے انداز میں حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اپنے دینی اثاثوں سے اس انداز میں راہنمائی حاصل کی جائے کہ وہ عصری تقاضوں سے متحارب نہ ہو بلکہ دورِ جدید کے مثبت اندازِ فکر سے ہم آہنگ ہو اور مؤثر ہو ایسی ہی ایک کاوش کا نام ہے نورِ عالم۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کا ایک ایک پل مسلمانوں کیلئے منبع رشد و ہدایت اور مشعلِ راہ ہے۔ آپؐ سے یہ عقیدت ہی دراصل مسلمانوں کی طاقت ہے۔ علی عمران نے مسلمانوں کی اس قوت کو بامقصد بنانے کیلئے ’’نورِ عالم‘‘ کو ایک ذریعہ بنایا ہے۔ جس کے ذریعے سے ہم دین اور دنیا کی فلاح پا سکتے ہیں۔ اس اندازِ فکر کے خلا کو محسوس کرتے ہوئے علی عمران نے دو قدم آگے بڑھ کر یہ خلا مکمل کیا ہے۔ نہایت سادہ الفاظ اور دلکش اسلوب کی مدد سے سیرتِ پاکؐ سے اخذ کیے گئے واقعات کو عصری ماحول میں اس انداز میں بیان کیا ہے کہ اس کتاب کا قاری ماضی اور حال کی سرحدوں سے بے نیاز ہو کر راہِ حق کا متلاشی بن جاتا ہے۔ اس کے سامنے حائل بے شمار پردے جب ہٹتے ہیں تو ہر طرف اسے روشنی کا ایک سیلاب نظر آتا ہے جس کے باعث حق کھل کر سامنے آ جاتا ہے۔ روشنی کے اس سیلاب کا نام ہے نورِ عالم۔ ہماری سماجی اور معاشرتی زندگی میں اخلاقیات کے جتنے پہلو سیرتِ پاک میں درج ہیں ان سب کا احاطہ کرنے کا نام ہے نورِ عالم۔ حرص، طمع جھوٹ، بہتان، نفرت، الزام تراشی، تفرقہ بازی، بدعہدی، خیانت، فساد، خون خرابہ جیسی برائیوں سے بچنے کا نام ہی تو نورِ عالم ہے۔ ایفائے عہد، امانتوں کی حفاظت، دیانتداری، ہر حال میں سچ کا ساتھ دینا، نیکی اور صلہ رحمی اختیار کرنا، عدل وانصاف پرڈٹ جانا کلمہ حق ادا کرنا، والدین سے محبت کرنا، حقوق العباد ادا کرنا، رزق حلال کے حصول کی سعی کرنا، مثالی معاشرے کا قیام ممکن بنانا۔ ان سب کی خوبصورت تبلیغ کا نام ہی ’’نورِ عالم‘‘ ہے۔

> ’’نورِ عالم‘‘ نام ہے اس سادہ اسلوب کا جسے دقیق مشکل کتابوں سے کشید کر کے عام فہم بنایا گیا ہے

تقریب میں ملتان آرٹس کونسل کے ڈائریکٹر سجاد جہانیہ اور روزنامہ ’’آفتاب‘‘ کے میگزین ایڈیٹر میر احمد کامران مگسی موجود ہیں

پاکستان رائٹرز ونگ کے زیرِ اہتمام ملتان پریس کلب میں علی عمران ممتاز کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب نورِ عالم کی تقریب رونمائی سے اسد اریب، سجاد جہانیہ، شاکر حسین شاکر، شیخ سلیم ناز، میر احمد کامران مگسی، قاری محمد عبداللہ، امان اللہ نیر شوکت، پروفیسر اعظم حسین اور عبداللہ نظامی خطاب کر رہے ہیں جبکہ سٹیج پر علی عمران ممتاز، ماہ طلعت جبین، ملک ممتاز، امان اللہ نیر شوکت موجود ہیں

> پاکستان رائٹرز ونگ کے زیرِ اہتمام تقریب پذیرائی کا انعقاد ملتان پریس کلب میں کیا گیا جس کی صدارت بچوں کے ادب پر پی ایچ ڈی کرنے والی ممتاز شخصیت ڈاکٹر اسد اریب نے کی

سیرتِ طیبہ میں بیان کیے گئے سبق آموز واقعات کو ’’نورِ عالم‘‘ کا اس انداز میں موضوع بنانا کہ وہ دورِ موجود کے کرداروں کیساتھ مربوط ہو جائیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک ایسا اچھوتا تجربہ ہے جو لوگوں کے سوئے ہوئے ضمیر کو جھنجھوڑنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس کتاب میں مختلف کہانیاں اور کردار تشکیل دے کر ان کے ذریعے سے ناصحانہ انداز اختیار کر کے بچوں کی توجہ کہانی کے اصل مقصد کی جانب مبذول کرانے کیلئے کہانی کے آخری پیراگراف میں بیان کیے گئے conclusive الفاظ ہی اس کتاب کا حاصل ہیں جس کا نام ’’نورِ عالم‘‘ ہے۔

’’نورِ عالم‘‘ نام ہے اس سادہ اسلوب کا جسے ہماری دقیق اور مشکل زبانِ مذہبی کتابوں سے کشید کر کے عام فہم بنایا گیا ہے تاکہ نوجوان نسل اس آفاقی پیغام کو سمجھنے میں سہولت محسوس کرے ادا کرنا، رزق حلال کے حصول کی سعی کرنا، مثالی معاشرے کا قیام ممکن بنانا۔ ان سب کی خوبصورت تبلیغ کا نام ہی ’’نورِ عالم‘‘ ہے۔ میں جناب شاکر حسین شاکر کے حسنِ انتخاب کی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے نورِ عالم کی اشاعت کا ذمہ لیکر آنے والی نسلوں تک یہ خوبصورت پیغام پہنچانے کیلئے اپنا جو حصہ ڈالا ہے اللہ تبارک اسے شرفِ قبولیت عطا کرے۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک علی عمران کے علم وبرکت میں اضافہ فرمائے اور ان کا قلم یوں ہی انسانیت کی فلاح میں اپنا فعال کردار ادا کرتا رہے۔ آمین‘‘۔ تقریب کے دیگر مقررین میں ڈرامہ آرٹسٹ رضوان شہزاد، نوید انجم شاہ، جنید اختر انصاری، عبدالخالق سکھانی، مجید احمد جائی، بلال تجازی اور طلحہ زبیر شامل تھے۔ جبکہ تقریب میں بچوں، خواتین اور حضرات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ☆☆☆

کوشش کرنی چاہئے کہ جن گھروں میں آج بھی لوگ جانور ذبح کرنے اور گوشت بنانے کا طریقہ جانتے ہیں وہ اگلی نسل کو بھی سکھائیں اوران میں شوق پیدا کریں، تاکہ یہ روایت زندہ رہے

منڈی میں خریداری، گھر آمد اور عید کا دن

قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال اور حفاظت بارے ہدایات

جانوروں کو مصنوعی دانت بھی لگائے جاتے ہیں اس لئے قربانی کے جانور کی خریداری میں احتیاط برتیں

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر کانگو بخار کے حوالے سے ایک عجیب سی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ لوگوں میں خوف پیدا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کانگو بخار ایک حقیقت ہے اور اس کا وائرس ایک خاص قسم کے چیچڑ کے کاٹنے سے انسان میں منتقل ہوتا ہے۔ یہ چیچڑ جانوروں خاص طور پر گائے بھینس بھیڑ بکری وغیرہ کے جسم پر پائے جاتے ہیں۔ یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ چیچڑوں کی بہت سی اقسام ہیں۔ نہ تو ہر جانور پر چیچڑ ہوتے ہیں اور نہ ہی ہر چیچڑ میں کانگو کا وائرس موجود ہوتا ہے۔ چیچڑوں کی ایک مخصوص قسم ہے جس میں یہ کانگو کا جرثومہ پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے کیسز عام دکھائی نہیں دیتے اور پاکستان میں ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے بہت زیادہ گھبرانے کی ضرورت نہیں، ہاں چند احتیاطیں جو بتائی جاتی ہیں ان پر ضرور عمل کر لینا چاہئے۔

منڈی جاتے ہوئے کوشش کرنی چاہئے کہ پوری آستین والے کپڑے پہن لئے جائیں، بند جوتے یا جوگر پہننے چاہئیں تاکہ پاؤں کسی وجہ سے زخمی نہ ہوں۔ بچوں کا کوئی کام نہیں جانور کی خریداری کے دوران، اس طرح کا شوق بعض دفعہ بڑے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ ترجیحاً دن کی روشنی میں منڈی کا رخ کریں۔ خریداری کے دوران کچھ کھانے پینے سے اجتناب کریں اور منڈی سے واپسی پر سب سے پہلے نہانے کے بعد صاف کپڑے پہنیں۔

جانور چست اور تندرست ہو، چلنے پھرنے اور دیکھنے کے قابل ہو، اس کے جسم کے کسی بھی حصے پر زخم کا نشان نہ ہو، سینگ ٹوٹے ہوئے نہ ہوں، دانت ٹھیک ہوں۔ خیال رہے کہ بہت سے بیوپاری جانور کے دانت توڑ دیتے ہیں اور یہاں تک کہ مصنوعی دانت لگانے کی خبریں بھی ملتی ہیں۔ اس لئے جانور کی خریداری کے وقت انتہائی محتاط رہنا چاہئے۔ کسی ایسے رشتے دار یا دوست کو ساتھ ضرور لے جائیں جو قربانی کے جانور کے انتخاب میں شرعی اصولوں کو سمجھتا ہو یا پھر اس حوالے سے کسی صاحب علم سے معلومات حاصل کر لیں۔

لائیوسٹاک فارمنگ میں جدت کے باعث گزشتہ چند سالوں سے ہمارے ہاں دیگر ممالک سے جانوروں خصوصاً گائیوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں غیر ملکی نسلوں اور مقامی نسلوں کے ملاپ سے پیدا ہونے والے جانور بھی موجود ہیں۔ اس طرح کراس بریڈنگ کے نتیجے میں حاصل ہونے والی نسل میں مقامی جانوروں کی خصوصیات کے ساتھ ساتھ غیر ملکی جانوروں کی خصوصیات بھی ملتی ہیں جس کے باعث ان کی شکل، جسامت اور رنگت ہمارے جانوروں سے مختلف ہوتی ہے۔

بچھڑے کا تعلق ساہیوال، دھنی، یا چولستانی نسل سے ہو یا پھر غیر ملکی فریزئن، بیلجیئن بلو، آنگس جیسی نسلوں سے، بچھڑا ہی ہوگا۔ اسی طرح مقامی نسلوں یا غیر ملکی نسلوں کے کراس سے پیدا ہونے والا بچھڑا بھی، بچھڑا ہی ہوگا۔ اس کی قربانی میں جائز ناجائز کی بحث کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ اس طرح کی mixed breed کے جانور عجیب اس لئے لگتے ہیں کہ ہمارے لئے نئے ہیں۔ میڈیا پر ان جانوروں کے بارے طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کئے جاتے ہیں، یہ سب بے بنیاد ہے۔

لوگ جانور خریدنے کے بعد خوشی میں اسے خود گھر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بکرے چھترے دنبے کی حد تک تو یہ ٹھیک ہے مگر بڑے جانور کی صورت میں ایسا رسک ہرگز نہ لیں اور اس سلسلے میں جانور کے مالک یا جانوروں کو سنبھالنے کا تجربہ رکھنے والے کسی شخص کو کچھ پیسے دے کر منگوا لیں۔

جانور کو باندھنے کے لئے جگہ کا انتخاب جانور کے مطابق کریں اور اس کا انتظام پہلے سے رکھیں۔ بڑے جانور کی صورت میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ فرش پھسلن والا نہ ہو۔ جگہ ہوادار ہو اور موسم کی شدت سے محفوظ رہے۔ جانور کے ارد گرد صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ دالیں، چنے، دانے، ونڈے، کھل وغیرہ کے برعکس جانور کی خوراک کے لئے تازہ سبز چارے کا انتخاب کریں اور اس کے ساتھ تازہ پانی پینے کو دیں۔ تیل، دودھ جلیبی، سوڈا بوتل، لسی، چاکلیٹ، دودھ سوڈا، بسکٹ، کیک رسک، دیسی گھی اور دیگر اس طرح کی چیزیں جانور کو ہرگز نہ دیں۔ چھوٹے بچوں کو جانور سے دور رکھیں، بڑے جانور کی صورت میں تو بچوں کو قریب بھی نہ آنے دیں۔ اگر جانور بیمار ہو جائے تو کسی عطائی یا سیانے وغیرہ کے مشورے سے دور رہتے ہوئے اپنے علاقے میں موجود ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسری یا کیمپ سے رابطہ کریں۔

عید کے دن قصائی کی دستیابی اہم مسئلہ ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس سے متعلقہ مسائل میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ہماری ایک بڑی اچھی روایت ہے کہ لوگ جانور خود ذبح کر لیتے ہیں۔ اس روایت سے ہم پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔ کوشش کرنی چاہئے کہ جن گھروں میں آج بھی لوگ جانور ذبح کرنے اور گوشت بنانے کا طریقہ جانتے ہیں وہ اگلی نسل کو بھی سکھائیں اور ان میں شوق پیدا کریں، تاکہ یہ روایت زندہ رہے۔

جانور بیمار ہو جائے تو کسی عطائی یا سیانے وغیرہ کے مشورے سے دور رہتے ہوئے علاقے میں موجود ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسری یا کیمپ سے رابطہ کریں

منڈی جاتے ہوئے کوشش کرنی چاہئے کہ پوری آستین والے کپڑے پہن لئے جائیں، بند جوتے یا جوگر پہننے چاہئیں تاکہ پاؤں کسی وجہ سے زخمی نہ ہوں

زیادہ خرچہ نہیں آتا، تھوڑی مقدار میں نمک چاہئے۔ کھال کے اندر کی جانب چھڑکیں اور اسے ہوا دار جگہ پر پھیلا دیں۔ ضروری اس لئے ہے کہ بغیر نمک لگی کھال 4 گھنٹے سے زیادہ نہیں نکال سکتی۔ کھال کو دھوپ اور بارش سے خاص طور پر بچانا چاہئے۔ جانور کی کھال اتارنے کا شوق رکھنے والے اپنے فیملی ممبرز اناڑی قصائیوں سے کئی گنا زیادہ کٹ لگا کر اسے بیکار کر دیتے ہیں۔ اس لئے کھال اتارنے کے لئے کسی ماہر کو موقع دیں۔ ہماری یہ چھوٹی چھوٹی لاپرواہیاں قربانی کی کھالوں کی کوالٹی پر اثر انداز ہو کر ان کی قیمت میں کمی کا باعث بنتی ہیں جس سے ہر سال قومی سطح پر نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں اس بات کا اندازہ ہونا چاہئے کہ کھال کسی کی امانت ہوتی ہے، اس کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر مستحقین کو ملنے والی کھالوں کی وقعت نہیں رہے گی تو انہیں فائدہ بھی نہیں ہو گا۔ کھال اتارنے کے بعد اسے جلد از جلد مستحق شخص یا ادارے تک پہنچا دیں۔ ہاں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ کھال کو پلاسٹک کے لفافے میں نہ ڈالا جائے۔

☆☆☆

ایف 16 پروگرام میں امریکی تعاون
وزیراعظم عمران خان کے دورہ امریکہ کے خوشگوار ثمرات

ٹرمپ کو یقین ہے کہ عمران خان افغانستان میں قیام امن کا مشن پورا کریں گے

شعیب احمد

امریکا کے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ پاکستان کے ایف 16 طیاروں کی تکنیکی سپورٹ فراہم کرنے کے لیے 12 کروڑ 50 لاکھ ڈالر منظور کرے گا۔ یہ اعلان وزیراعظم عمران خان کے رواں ہفتے واشنگٹن کے دورے کے بعد سامنے آیا جہاں وائٹ ہاؤس میں ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کی تھی۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا کہ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے پاکستان کے ایف 16 پروگرام میں تعاون جاری رکھنے کے لیے فورین ملٹری سیلز (ایف ایم ایس) یا غیر ملکی فوجی سامان کی فروخت منظور کرنے کا ارادہ کیا ہے، جس کی لاگت 12 کروڑ 50 لاکھ ڈالر ہوگی۔ امریکی دفاعی سیکیورٹی کوآپریشن ایجنسی نے ضروری دستاویزات فراہم کرتے ہوئے کانگریس کو اس ممکنہ فروخت کے بارے میں اطلاع دے دی ہے۔ واضح رہے کہ حکومت پاکستان نے تکنیکی سپورٹ سروسز کی درخواست کی تھی جس میں امریکی حکومت اور کانٹریکٹر ٹیکنیکل اینڈ لاجسٹکس سپورٹ سروسز بھی شامل ہیں۔ پاکستان امن مہم جدید ایف 16 پروگرام کے تعاون میں آپریشنز کی نگرانی کے لیے لاجسٹک سپورٹ بھی طلب کی تھی۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کا کہنا تھا کہ 'اس فروخت کی پیشکش سے خارجی پالیسی اور امریکا کی قومی سلامتی کو امریکی اہلکاروں کی 24 گھنٹے نگرانی کے ذریعے امریکی ٹیکنالوجی کو تحفظ حاصل ہوگا۔ اس سپورٹ کی پیشکش سے خطے میں فوجی توازن میں بھی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ خیال رہے کہ اس پروگرام کے لیے کانٹریکٹر بوز ایلن ہملٹن انجینئرنگ سروسز ایل ایل سی ہے۔ اس پروگرام پر عمل درآمد کے لیے کانٹریکٹر کے 60 نمائندوں کی پاکستان امن مہم ایف 16 پروگرام کی آپریشنز کی نگرانی کے لیے معاونت فراہم کریں گے۔ امریکی دفاعی سیکیورٹی کوآپریشن ایجنسی نے کانگریس کو بتایا کہ 'فروخت کی پیشکش سے امریکی کا دفاعی تیاریوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'یہ نوٹس قانون کے مطابق ضروری ہے اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ فروخت کی جا چکی ہے'۔ واضح رہے کہ اس طرح کی تمام درخواستیں ایک بحث کے بعد منظور کی جاتی ہیں، اگر کانگریس کی جانب سے درخواست مسترد کردی گئی تو بھی ٹرمپ انتظامیہ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ سروسز فراہم کرسکتی ہے۔ اس سے قبل پاکستان کو فراہم ہونے والی تمام ایف ایم ایس سپورٹ پروگرامز ٹرمپ انتظامیہ اسلام آباد پر افغان مقاصد میں واشنگٹن کی مدد نہ کرنے کے الزامات لگا کر روک دیے گئے تھے تاہم عمران خان کے دورہ واشنگٹن میں دونوں ممالک نے اعلان کیا تھا کہ وہ افغان مسئلے پر ایک پیج پر ہیں۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ وہ جلد طالبان رہنماؤں کو اسلام آباد بلا کر ان سے براہ راست بات کریں گے۔ امریکی صدر نے امریکا اور طالبان وفود کے درمیان براہ راست ہونے والے دوحہ مذاکرات میں پاکستان کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ وزیراعظم کی واپسی کے بعد سے طالبان نے بھی اسلام آباد کا دورہ کرنے اور وزیراعظم عمران خان سے ملاقات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے جبکہ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے اعلیٰ جنرلز اور سینئر سفارت کار کو افغان حکومت کو بریفنگ دینے کے لیے کابل روانہ کردیا ہے۔ ☆☆

> طالبان نے بھی پاکستان کا دورہ کرنے اور وزیراعظم عمران خان سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کردیا

انسداد بدعنوانی کے ادارے ملزمان پکڑنے میں ناکام
بینکوں سے ان کے اکاؤنٹ ہولڈرز کے بے نامی اکاؤنٹس کی تفصیلات طلب

بے نامی ایکٹ 2017ء کے تحت ایف بی آر بے نامی اکاؤنٹس کی نشاندہی کا ذمہ دار ہے

اظہر حسین

...رل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے انسداد بے نامی ...رروائی کے لیے ادارے میں ایک علیحدہ شعبہ قائم کردیا۔ ...ف بی آر کی جانب سے دفتری سطح پر 'ڈائریکٹریٹ جنرل ...داد بے نامی کارروائی (ڈی جی-اے بی آئی)' کے قیام ...ے لیے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں اس شعبے کے کام ...اس کی ذمہ داریوں کی وضاحت کی گئی۔ ڈائریکٹریٹ ...ل آف انٹیلی جنس اینڈ انویسٹی گیشن (ڈی جی-آئی آئی) ...ے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) عاصم احمد کو نئے شعبے کا اضافی ...رج سونپ دیا گیا ہے۔ ملک میں بے نامی جائیداد اور ...ونٹس کی لعنت سے لڑنے کے لیے حکومت نے بے نامی ...ن دین ایکٹ 2017 کو لاگو کیا تھا، جو اس وقت غیر فعال ...۔ واضح رہے کہ ملک میں بڑھتے ہوئے بے نامی اکاؤنٹس اور ان کی لین دین کی وجہ سے ایف بی آر کے اس نئے شعبے کے قیام کی ضرورت کو محسوس کیا گیا ہے۔ بے نامی اکاؤنٹس اور جائیداد کی وجہ سے اصل مالک کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے انسداد بدعنوانی کے تمام ادارے ملزمان کو پکڑنے سے قاصر رہے ہیں۔ ایف بی آر کے لیے یہ شعبہ 2 اہم کام کرے گا جن میں ایک آزادانہ طور پر تحقیقات جبکہ دوسرا کسی بھی طرح کی انتظامی مدد شامل ہوگی۔ انسداد بے نامی ایکٹ کے تحت تفصیلی معلومات، اختیارات اور ذمہ داریوں کا بھی تعین کیا جاچکا ہے جبکہ اسلام آباد، کراچی اور لاہور میں حکام کے دائرہ اختیار اور ان کی تقرری کا بھی تعین کیا گیا ہے۔ ایف بی آر کی جانب سے جاری کیے گئے نوٹیفکیشن کے مطابق شکایات درج کرنے اور ان پر کارروائی کا آغاز کرنے والا ایک 18 گریڈ کا افسر ہوگا، اس کی منظوری کرنے والا گریڈ 20 کا افسر ہوگا جو بے نامی زون کے مالیاتی اور انتظامی امور کا سربراہ بھی ہوگا۔ اس کے علاوہ گریڈ 21 یا 22 کے افسر کے پاس افسران کی جانب سے دائر کیے گئے ریفرنسز پر فیصلہ سازی کا اختیار ہوگا۔ ایف بی آر کے مطابق انسداد بے نامی قانون کے موثر انداز میں نفاذ اور اس میں حکام کی کارروائیوں کو یقینی بنانے کے لیے ڈی جی-اے بی آئی کے دفتر کیا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ ڈی جی-اے بی آئی انسداد بے نامی زون کی مدد کرے گا جبکہ وہ زون اور ایف بی آر کے درمیان ایک پل کا کام کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ دفتر انسداد بے نامی زونز کے لیے لاجسٹک اور مالیاتی مدد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیت کو بڑھانے میں بھی تعاون کرے گا جبکہ بے نامی معاملات کی کارروائی کرنے والی تفتیش کار ایجنسیوں کے لیے ایف بی آر میں رابطہ مرکز بھی ہوگا۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کے چیئرمین شبر زیدی نے ملک کے تمام بینکوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے اکاؤنٹ ہولڈر کے 'بے نامی' اکاؤنٹس کی تفصیلات خود طلب کریں۔ ایف بی آر کی جانب سے جاری کیے گئے بیان کے مطابق شبر زیدی نے تمام بینکوں کے سربراہان کو خط لکھا ہے جس میں انہیں بے نامی ایکٹ 2017 کے تحت تفصیلات جمع کرنے کا کہا گیا ہے۔ بیان کے مطابق فیڈرل بورڈ آف ریونیو اکاؤنٹ ہولڈرز سے براہ راست رابطہ نہیں کرنا چاہتا تاکہ لوگوں کا ایف بی آر پر اعتماد قائم رہے۔ ایف بی آر کے مطابق بے نامی اکاؤنٹس سے متعلق معلومات کو خفیہ رکھا جائے گا۔ بیان میں کہا گیا کہ بے نامی ایکٹ 2017 کے تحت ایف بی آر بے نامی اکاؤنٹس کی نشاندہی کا ذمہ دار ہے، اگر فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور بینک مل کر کام کریں تو بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ ایف بی آر نے بینکوں کے تعاون کو اہم قرار دیا اور 15 دن میں بے نامی اکاؤنٹس سے متعلق تفصیلات فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو جمع کروانے کی درخواست کی۔ واضح رہے کہ رواں ماہ کے آغاز میں ایف بی آر نے 3 جولائی کو ایمنسٹی اسکیم کی مدت ختم ہونے کے بعد اسکیم میں اثاثے ظاہر نہ کرنے والے شہریوں کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا تھا۔ مارچ میں ایف بی آر حکام نے کہا تھا کہ بے نامی ایکٹ کو بینامی اکاؤنٹ سے ٹرانزیکشن روکنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

☆☆☆

> ایف بی آر اور بنک مل کر کام کریں تو بہتر نتائج برآمد ہونگے

روزنامہ آفتاب سنڈے میگزین
4 اگست 2019ء

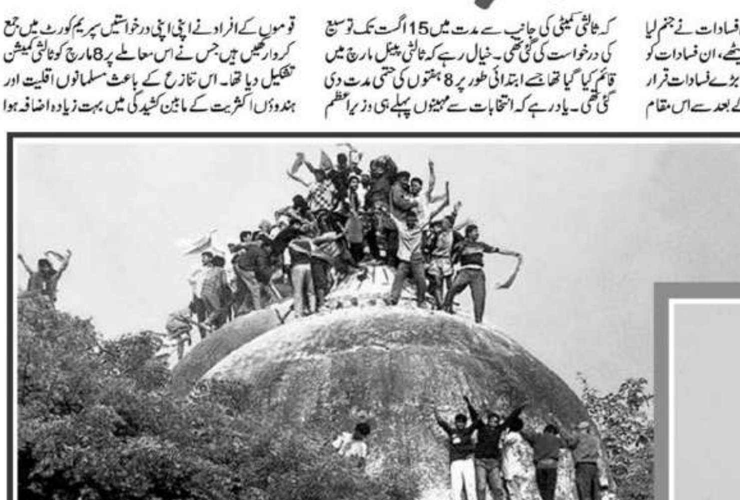

بابری مسجد اور رام مندر تنازعہ

بھارتی سپریم کورٹ روزانہ کی بنیاد پر سماعت کرے گا

تنازعہ کو ختم کرنے کیلئے جو 5 رکنی ثالثی پینل بنایا تھا وہ بری طرح سے ناکام ہوا

نادر علی

بھارت کی سپریم کورٹ نے ایودھیا کی بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے سے متعلق تنازع کے حل کے لیے ثالثی پینل کی ناکامی کے بعد 6 اگست سے روزانہ کی بنیاد پر مقدمے کی سماعت کا حکم دے دیا۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق بھارت کے چیف جسٹس رنجان گوگوئی کی سربراہی میں 5 رکنی بینچ نے ثالثی پینل کی جانب سے بابری مسجد کے تنازع کے حل کے لیے پیش کی گئی رپورٹ کا جائزہ لیا۔ ایودھیا کے تنازع کے حل کے لیے 3 رکنی ثالثی پینل بھارتی سپریم کورٹ کے سابق جج فقیر محمد ابراہیم خلیف اللہ کی سربراہی میں قائم کیا گیا تھا جو کوئی بھی حل تلاش کرنے میں ناکام ہوگیا۔ سپریم کورٹ بینچ نے کہا کہ 'ہمیں کمیٹی کے چیئرمین کی جانب سے جمع کروائی گئی رپورٹ موصول ہوگئی ہے جس میں ثالثی پینل کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے میں ناکام ہوگیا، لہٰذا ہم نے اپیل کی سماعت کا فیصلہ کیا ہے جس کا آغاز 6 اگست سے ہوگا'۔ عدالت نے کہا کہ ایودھیا تنازع کے فریقین اپیلوں پر سماعت کے لیے تیار رہیں اور رجسٹری کا دفتر عدالت کی جانب سے روزانہ کی بنیاد پر سماعت کے جائزے کے لیے تمام مواد تیار کرلے۔ بینچ نے کہا کہ 'ہم یہ واضح کر رہے ہیں کہ دلائل مکمل ہونے تک روزانہ کی بنیاد پر مقدمے کی سماعت جاری رہے گی'۔ گزشتہ روز ثالثی پینل کی جانب سے جمع کروائی گئی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ ہندو اور مسلمان جماعتیں تنازع کا حل ڈھونڈنے میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔ عدالتی بینچ کی جانب سے حکم جاری کرنے کے بعد مسلمان جماعت کے وکیل ایڈووکیٹ راجیو دھون نے کئی تکنیکی مسائل اٹھائے اور کہا کہ انہیں مذکورہ معاملے سے متعلق مسائل تفصیلی طور پر بیان کرنے کے لیے 20 روز درکار ہیں اور ان میں کمی نہیں آنی چاہیے تاہم جب راجیو دھون نے ایودھیا تنازع کے مختلف پہلو بتائے اور اپیلوں پر سماعت کے طریقہ کار سے متعلق بتانے کی کوشش کی تو عدالتی بینچ نے کہا کہ 'ہمیں نہیں

> **بھارت کے چیف جسٹس رنجان گوگوئی کی سربراہی میں 5 رکنی بنچ نے ثالثی پینل کی جانب سے بابری مسجد کے تنازعہ کے حل کیلیے پیش کی گئی رپورٹ کا جائزہ لیا**

بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے'۔ عدالتی بینچ نے کہا کہ 'ہم جانتے ہیں کہ بہت سے پہلو ہیں اور ہم ان تمام پہلوؤں سے نمٹ لیں گے، سماعت کا آغاز تو ہونے دیں'۔ 6 اگست کو بھارتی سپریم کورٹ 2010 میں الٰہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف جمع کروائی گئی 14 اپیلوں پر سماعت کا آغاز کرے گی۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے میں کہا گیا تھا کہ ایودھیا میں بابری مسجد کی 2.77 ایکڑ زمین تینوں فریقین سنی وقف بورڈ، نرموہی اکھاڑہ اور رام للا کے درمیان تقسیم ہوگی۔
یاد رہے کہ 1992 میں مشتعل ہندو گروہ نے ایودھیا کی بابری مسجد کو شہید کر دیا تھا جس کے بعد بدترین فسادات نے جنم لیا اور 2 ہزار افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، ان فسادات کو تقسیم ہند کے بعد ہونے والے سب سے بڑے فسادات قرار دیا گیا تھا۔ بابری مسجد کو شہید کیے جانے کے بعد سے اس مقام کا کنٹرول سپریم کورٹ نے سنبھال لیا تھا۔ ایودھیا کے اس مقام پر کیا تعمیر ہونا چاہیے، اس حوالے سے مسلمان اور ہندو دونوں قوموں کے افراد نے اپنی اپنی درخواستیں سپریم کورٹ میں

جمع کروا رکھی ہیں جس نے اس معاملے پر 8 مارچ کو ثالثی کمیشن تشکیل دیا تھا۔ بعدازاں سپریم کورٹ نے مئی میں ثالثی پینل کی مدت میں 3 ماہ کی توسیع کرتے ہوئے 15 اگست کی مہلت دی تھی۔ اس تنازع کے باعث اقلیتی مسلمان اور اکثریتی ہندوؤں کے مابین کشیدگی میں بہت زیادہ اضافہ ہوا تھا۔ خیال رہے کہ مسلمان بھارت کی ایک ارب 30 کروڑ آبادی کے 14 فیصد ہیں۔

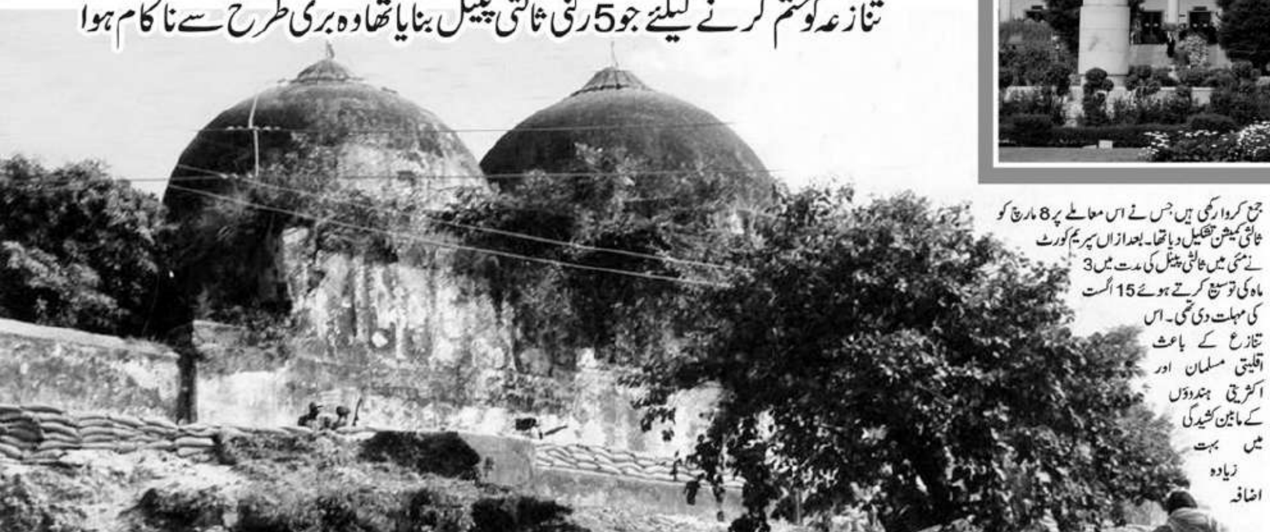

بھارت کی سپریم کورٹ نے 16 صدی سے ایودھیا کی بابری مسجد کی جگہ مندر تعمیر کرنے کے ایک دہائی سے جاری تنازع کو حل کرنے کے لیے بنائے گئے ثالثی پینل کی مدت میں 3 ماہ کی توسیع کردی۔ رپورٹ کے مطابق اس معاملے کو مزید طول دینے سے بھارتی انتخابات کے دوران مذہبی تناؤ میں مزید اضافہ نہیں ہوگا جو 11 اپریل کو شروع ہوئے تھے اور 23 مئی کو اختتام پذیر ہوجائیں گے۔ ثالثی پینل کو 15 اگست تک کی مہلت دیتے ہوئے چیف جسٹس رنجان گوگوئی کا کہنا تھا کہ ملک کے کئی حصوں میں فسادات کا سبب بننے کی تاریخ کے ساتھ بھارت کے سب سے بڑے مذہبی تنازع کے پرامن حل کی امیدیں بڑھ رہی ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ثالثی کمیٹی کی جانب سے مدت میں 15 اگست تک توسیع کی درخواست کی گئی تھی۔ خیال رہے کہ ثالثی پینل مارچ میں قائم کیا گیا تھا جسے ابتدائی طور پر 8 ہفتوں کی حتمی مدت دی گئی تھی۔ یاد رہے کہ انتخابات سے مہینوں پہلے ہی وزیر اعظم نریندر مودی کی جماعت بھارتیا جنتا پارٹی کے ہندو اتحادیوں کی جانب سے اس مقام پر مندر تعمیر کرنے کے مطالبوں میں شدت آ گئی تھی، اس مقام کو بہت سے ہندو اپنے دیوتا رام کی پیدائش کی جگہ قرار دیتے ہیں لیکن انتخابات شروع ہوتے ہیں قدامت پسند ہندوؤں نے مندر کا تعمیر کا منصوبہ پس پشت ڈال دیا۔ یاد رہے کہ 1992 میں مشتعل ہندو گروہ نے ایودھیا کی بابری مسجد کو شہید کردیا تھا جس کے بعد بدترین فسادات نے جنم لیا اور 2 ہزار افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، ان فسادات کو تقسیم ہند کے بعد ہونے والے سب سے بڑے فسادت کہا گیا تھا۔
جب بابری مسجد کو شہید کیا گیا تھا اس کے بعد سے اس مقام کا کنٹرول سپریم کورٹ نے سنبھال لیا تھا۔ ایودھیا کے اس مقام پر کیا تعمیر ہونا چاہیے، اس حوالے مسلمان اور ہندو دونوں قوموں کے افراد نے اپنی اپنی درخواستیں سپریم کورٹ میں جمع کروا رکھیں ہیں جس نے اس معاملے پر 8 مارچ کو ثالثی کمیشن تشکیل دیا تھا۔ اس تنازع کے باعث مسلمانوں اقلیت اور ہندوؤں اکثریت کے مابین کشیدگی میں بہت زیادہ اضافہ ہوا تھا، خیال رہے کہ مسلمان بھارت کی ایک ارب 30 کروڑ آبادی کے 14 فیصد پر مشتمل ہیں۔
بابری مسجد تنازع کے ایک معروف ثالث اور ہندو مذہبی پیشوا روی شنکر نے خبردار کیا ہے کہ اگر تنازع کا حل نہیں نکلا اور مسجد کی جگہ پر مندر بنانے کی اجازت نہیں دی گئی تو ملک میں بڑے پیمانے پر خانہ جنگی ہوسکتی ہے۔ بھارتی اخبار انڈین ایکسپریس کا کہنا ہے کہ بھارتی مذہبی پیشوا نے آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) پر زور دیا ہے کہ وہ اس معاملے کو عدالت میں لے جائے بغیر ہی حل کرلیں۔ انھوں نے خبردار کردیا کہ اگر عدالتی مداخلت کے بغیر یہ معاملہ حل نہیں ہوتا تو بھارت میں مذہبی بنیادوں پر بڑے پیمانے پر خانہ جنگی ہوسکتی ہے۔ بھارتی اخبار کا کہنا ہے کہ روی شنکر نے اے آئی ایم پی ایل بی کو لکھے گئے اپنے ایک کھلے خط میں خبردار کیا ہے کہ اگر اس معاملے میں کورٹ سے رجوع کیا گیا تو یہ ہندو اور مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہوگا تاہم اس معاملے کو اگر عدالت کے باہر ہی حل کرلیا جائے تو دونوں مذاہب کی اس میں جیت ہوسکتی ہے۔ اپنے خط میں انھوں نے آئی ایم پی ایل بی کو تنازع کے چار ممکنہ حل پیش کیے ہیں جس کے مطابق

> **بھارت کی انتہا پسند تنظیم شیوسینا کو یقین ہے کہ فیصلہ رام مندر کی تعمیر کے حق میں آئے گا**

عدالت مسلمانوں کو اس زمین سے دور کرسکتی ہے، یہ زمین ہندوؤں کو دی جاسکتی ہے، عدالت الٰہ آباد کے فیصلے کو برقرار رکھ سکتی ہے (جس میں ایک ایکڑ اراضی پر مسجد جبکہ 60 ایکٹر اراضی پر مندر بنانے کا حکم تھا) یا پھر پارلیمنٹ سے اس حوالے سے کوئی قانون سازی بھی کرسکتی ہے۔
اپنے خط میں روی شنکر نے اپنے خط میں کہا کہ مذکورہ 4 آپشنز میں سے جو بھی فیصلہ سامنے آئے لیکن اس کا نقصان بالعموم پوری قوم اور بالخصوص مسلمان برادری کا زیادہ ہوگا۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ بہترین حل عدالت سے باہر ہے جہاں مسلمان تنظیمیں آگے آئیں اور ایک ایکڑ زمین ہندوؤں کو تحفہ دیں جو بدلے میں قریب میں ایک بڑی مسجد کی تعمیر کے لیے 5 ایکڑ زمین تحفے میں دیں۔ روی شنکر نے اے آئی ایم پی ایل بی کے رہنماؤں سے کہا کہ اسلام مسجد کو دوسری جگہ منتقل کرنے کی اجازت دیتا ہے اور اس کی تصدیق مولانا سلمان ندوی اور دیگر سلمان اسکالرز نے کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ مسلمان بابری مسجد کی زمین ایسے مسجد کو شہید کرنے والے لوگوں یا کسی خاص تنظیم کو نہیں دے سکتے تاہم دوسری جانب مسلمان یہ زمین بھارت کے عوام کو تحفے میں دے رہے ہیں یہ بات ان کے ذہن میں ہونی چاہیے یہ صرف ثالثی کے طور پر ہے اور ان کے وسعت قلبی اور خیر سگالی کا مظہر ہوگا۔ بھارتی اخبار کے مطابق سپریم کورٹ میں اس حوالے سے 14 مارچ کو سماعت ہوگی۔

☆☆☆

روزنامہ آفتاب سنڈے میگزین

گلیمر کے بغیر ڈرامے اور فلمیں ادھوری ہیں

ماڈل و اداکارہ سوہا علی ابڑو کی باتیں

فاخر کلیم

ماڈل و اداکارہ سوہا علی ابڑو اگرچہ بہت اچھی ماڈل اور اداکارہ ہیں لیکن ٹی وی چینل کے بہت سے یادگار ڈرامے ان کے کریڈٹ میں ہیں تاہم وہ اداکارہ کا معیار برقرار رکھنے کیلئے صرف منتخب اور پسند کے اسکرپٹ پر معاہدہ کرتی ہیں۔ سوہا علی ابڑو نے ایک ملاقات میں بتایا کہ آج کل ڈراما انڈسٹری کی بھرمار ہو گئی ہے جس کے باعث اداکاروں کی اداکاری کا معیار بھی متاثر ہوا ہے اور فنکار صرف دولت کمانے والی مشینیں بن کر رہ گئے ہیں جب صرف پاکستان ٹیلی ویژن تھا تو فنکار محنت کرتے تھے اپنے کردار میں ڈوب کر پرفارم کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ روحی بانو، خالدہ ریاست اور عظمیٰ گیلانی کے دور کے ڈرامے لوگوں کو آج بھی یاد ہیں جبکہ موجودہ ڈرامہ ادھر دیکھو ادھر بھول جاتا ہے۔ سوہا علی نے کہا کہ اگرچہ انہیں بہت زیادہ ڈراموں اور فلموں کی پیشکش ہوتی ہے مگر وہ ہاں نہیں کرتیں اور انتخابی کام کرتی ہیں تاکہ وہ فوکل سٹوری سے انجام دے سکیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں سوہا علی ابڑو نے کہا کہ گلیمر وقت کی ضرورت ہے ڈراموں اور فلموں کی کامیابی کا انحصار بھی اور گلیمر پر ہوتا ہے اس سلسلے میں ماہرہ خان کی سوچ اور خیالات کی حمایت کرتی ہوں ایک اور سوال کے جواب میں سوہا علی ابڑو نے کہا یہ غلط ہے کہ وہ مغربی کلچر کی حامی ہیں کیونکہ مغربی کلچر اور گلیمر دو الگ الگ چیزیں ہیں ان کو آپس میں گڈمڈ نہیں کرنا چاہئے۔ میں گلیمر کی حامی ہوں مغربی کلچر کے حق میں نہیں ہوں۔

ورلڈ کپ کا ارمان اب شعیب ملک کے دل میں ہی رہے گا

وہ کرکٹرز جواب کبھی ورلڈ کپ نہیں کھیل سکیں گے

کرس گیل، ہاشم آملہ، روس ٹیلر اور مہندر سنگھ دھونی کو اب کرکٹ شائقین کبھی ورلڈ کپ میں نہیں دیکھ سکیں گے

فہد کبیر

اگر 1992ء کے بعد کسی ایک ورلڈ کپ ٹورنامنٹ کو بہترین قرار دیا جاسکتا ہے تو بلاشبہ وہ ورلڈ کپ 2019ء ہے۔ بارش سے چند اہم مقابلوں کے متاثر ہونے کو خاطر میں نہ لائیں تو کوئی دوسرا ورلڈ کپ ٹورنامنٹ شاید ہی اس کا مقابلہ کر پائے۔ چلیں ہم بارش کو 'جمہوریت کے حسن' کی طرح 'کرکٹ کا حسن' سمجھ لیتے ہیں۔ بہرحال، 14 جولائی کو تاریخ کے یادگار ترین کرکٹ مقابلے کے بعد انگلینڈ کے کپتان ایون مورگن نے ورلڈ کپ ٹرافی اٹھائی تو ساتھ ہی کئی کھلاڑیوں کا ورلڈ کپ جیتنے کا خواب بھی چکنا چور ہوگیا۔ کچھ کھلاڑی تو ایسے تھے کہ جنہوں نے ورلڈ کپ 2019ء سے پہلے ہی اعلان کردیا تھا کہ یہ ان کا آخری ٹورنامنٹ ہوگا۔ پھر کچھ ایسے بھی تھے کہ جن کا بلاشبہ یہ آخری ورلڈ کپ ہی ہوگا کیونکہ 2023ء تک ان کے بین الاقوامی کرکٹ کھیلنے کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے۔ آج ذکر کچھ ایسے ہی کھلاڑیوں کا اور ساتھ ہی روشنی ڈالیں گے ان کے ون ڈے کیریئر کے یادگار ترین لمحے پر بھی۔

شعیب ملک

ورلڈ کپ کا ارمان دل میں لیے دنیائے کرکٹ سے رخصت ہو جانے والے کھلاڑیوں میں پہلا نام پاکستان کے شعیب ملک کا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ شعیب ملک نے اپنے ون ڈے کیریئر کا آغاز 1999ء میں کیا تھا؟ وہ کرس گیل کے بعد غالباً واحد کھلاڑی ہوں گے جن کا کیریئر پچھلی صدی میں شروع ہوا تھا۔ 2019ء سے پہلے تقریباً 20 سالہ کیریئر میں حیران کن طور پر 'ملک صاحب' نے صرف ایک ورلڈ کپ کھیلا تھا، 2007ء والا وہ 'منحوس' ورلڈ کپ، جس کے پہلے مرحلے میں ہی شکست کوچ باب وولمر کی جان بھی لے گئی تھی۔ شعیب ملک نے نہ اس سے پہلے کوئی ورلڈ کپ کھیلا اور نہ اس کے بعد، یہاں تک کہ 2019ء کے ورلڈ کپ کے لیے ان کا نام

روس ٹیلر وہ بدقسمت کرکٹر ہے جسے دو مرتبہ ورلڈ کپ میں پہنچنے کا موقع ملا مگر کامیابی نہ ہوئی

اسکواڈ میں شامل کیا گیا لیکن بدقسمتی دیکھیں کہ یہاں کھیلے گئے 3 میچوں میں وہ صرف 8 رنز ہی بنا پائے کہ جس میں 2 مرتبہ صفر کی ہزیمت بھی شامل رہی۔ 16 جون کو بھارت کے خلاف ورلڈ کپ کے اہم ترین میچ میں وہ صفر پر کلین بولڈ ہوئے تو اندازہ ہوگیا تھا کہ شاید وہ اپنا آخری ون ڈے میچ کھیل چکے اور بعد میں ہوا بھی یہی۔ اس میچ سے قطع نظر روایتی حریف کے خلاف مقابلوں میں شعیب ملک کا ریکارڈ شاندار ہے۔

کرس گیل

298 ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں 10 ہزار سے زیادہ رنز، 25 سنچریاں اور 53 نصف سنچریاں، یہ شاندار ریکارڈ 'یونیورس باس' کرس گیل کا ہے جو بلاشبہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ 2 مرتبہ ٹی ٹوئنٹی کے ورلڈ چیمپئن بننے والے کرس گیل کا ورلڈ کپ جیتنے کا خواب بھی خواب ہی رہے گا کیونکہ انہوں نے پہلے ہی اعلان کر رکھا تھا کہ ورلڈ کپ 2019ء ان کا آخری ورلڈ کپ ہوگا۔ اگرچہ بھارت کے خلاف ہونے والی سیریز میں ان کا نام موجود ہے، مگر اب یہ طے ہوچکا ہے کہ 2023ء کا ورلڈ کپ وہ نہیں کھیلیں گے۔ گیل نے 5 ورلڈ کپ میں کُل 35 میچ کھیلے اور لگ بھگ 36 کے اوسط سے 1186 رنز بنائے۔ اس میں 6 نصف سنچریوں کے ساتھ ساتھ 2 سنچریاں بھی شامل رہیں بلکہ کیریئر کی سب سے بڑی، ڈبل سنچری، اننگز بھی انہوں نے ورلڈ کپ میں ہی کھیلی۔ یہ ورلڈ کپ 2015ء تھا کہ جس میں گیل نے زمبابوے کے خلاف صرف 147 گیندوں پر 16 چھکوں اور 10 چوکوں کی مدد سے 215 رنز بنائے۔ یہ کئی لحاظ سے ایک ورلڈ کلاس اننگز تھی جس میں کئی ریکارڈ ٹوٹے اور بنے۔

ہاشم آملا

اگر جدید دور کے چند کھلاڑیوں کو ون ڈے انٹرنیشنل کرکٹ کے لیجنڈز میں شمار کیا جائے تو بلاشبہ جنوبی افریقہ کے ہاشم آملا کا نام اس میں ضرور شامل ہوگا۔ آخر کیوں نہ ہو؟ 181 میچوں میں لگ بھگ 50 کے اوسط سے 8 ہزار رنز کے ساتھ ساتھ 27 سنچریاں اور 39 نصف سنچریاں آملا کے ریکارڈ پر موجود ہیں۔ ون ڈے کیریئر میں سب سے کم اننگز میں 2 ہزار، 3 ہزار، 4 ہزار، 5 ہزار، 6 ہزار اور 7 ہزار کے سنگ ہائے میل عبور کرنے والے بیٹسمین بھی ہاشم آملا ہی ہیں۔ لیکن بدقسمتی دیکھیں کہ 2011ء سے لے کر 2019ء تک ہر ورلڈ کپ میں جنوبی افریقہ ایک مضبوط حریف کے طور پر ٹورنامنٹ میں آیا اور ہر بار شکست ہی اس کے نصیب میں آئی۔ لگتا ہے ہاشم آملا بھی ورلڈ کپ جیتنے کی خواہش دل میں لیے دنیائے کرکٹ کو خیرباد کہہ جائیں گے کیونکہ اس وقت ان کی عمر 36 سال ہے اور جنوبی افریقہ کی کرکٹ اس وقت جن بڑی تبدیلیوں کا مطالبہ کررہی ہے، لگتا نہیں کہ 4 سال بعد وہ 2023ء کا ورلڈ کپ بھی کھیل پائیں گے۔

روس ٹیلر

اگر ہم روس ٹیلر کو اس وقت دنیا کا بدقسمت ترین کھلاڑی کہیں تو بے جا نہ ہوگا کہ جنہیں مسلسل 2 مرتبہ ورلڈ کپ فائنل تک پہنچنے کا موقع ملا لیکن دونوں بار شکست کھا بیٹھے۔ 2015ء کے ورلڈ کپ فائنل میں آسٹریلیا نے اور 2019ء میں انگلینڈ نے، نہیں نہیں بلکہ قسمت نے، نیوزی لینڈ کو شکست دی اور اب عین ممکن ہے کہ روس ٹیلر کا ورلڈ کپ جیتنے کا خواب کبھی پورا نہ ہو۔ 228 ون ڈے میچوں میں 10 ہزار سے زیادہ رنز بنانے والے ٹیلر نے 20 سنچریاں اور 50 نصف سنچریاں بنا رکھی ہیں اور نیوزی لینڈ کے بہترین ون ڈے بلے بازوں میں سے ایک سمجھے جاتے ہیں۔

لاستھ ملنگا

ورلڈ کپ کے بہت قریب پہنچ کر بھی محروم رہ جانے والوں میں روس ٹیلر ہی تنہا نہیں بلکہ سری لنکا کے لاستھ ملنگا نے بھی مسلسل 2 ورلڈ کپ فائنل کھیلے لیکن جیت نہ پائے۔ 2007ء میں آسٹریلیا اور 2011ء کے ورلڈ کپ فائنل میں بھارت کے ہاتھوں شکست نے سری لنکا کے ساتھ ساتھ ملنگا کو بھی محروم رکھا۔ 226 ون ڈے میچز میں 338 وکٹیں حاصل کرنے والے ملنگا کا شمار بلاشبہ جدید کرکٹ کے عظیم باؤلرز میں ہوتا ہے۔ انہوں نے 2007ء سے 2019ء تک 4 ورلڈ کپ ٹورنامنٹس کھیلے اور ان میں تقریباً 23 کی اوسط سے 56 وکٹیں حاصل کیں۔ 2007ء میں تو انہوں نے صرف 8 میچوں میں 18 وکٹیں حاصل کی تھیں اور اپنے کیریئر کی یادگار ترین باؤلنگ بھی تبھی دکھائی۔ وہ فائنل میں آسٹریلیا کے خلاف تو کامیابی حاصل نہ کرسکے مگر 2 یادگار پرفارمنس ضرور دیں۔ ایک کینیا کے خلاف کیریئر بیسٹ 38 رنز دے کر 6 وکٹیں اور پھر جنوبی افریقہ کے خلاف ایک یادگار کارکردگی۔ ورلڈ کپ 2007ء کے ایک اہم میچ میں جنوبی افریقہ کو 210 رنز کے ہدف کے تعاقب میں صرف 4 رنز کی ضرورت تھی اور اس کی 5 وکٹیں باقی تھیں۔ تب ملنگا نے ایک دھیمی گیند پر شان پولاک کو کلین بولڈ کیا اور اگلی گیند پر اینڈریو ہال کو بھی پویلین کا راستہ دکھا دیا۔

کرس گیل کا ورلڈ کپ جیتنے کا خواب بھی خواب ہی رہے گا

مہندر سنگھ دھونی

اس پوری فہرست میں واحد کھلاڑی جنہوں نے ورلڈ کپ ٹرافی اٹھا رکھی ہے، وہ ہیں بھارت کے سابق کپتان مہندر سنگھ دھونی، جن کی قیادت میں بھارت نے 2011ء کا ورلڈ کپ جیتا تھا۔ دھونی کو اگر تاریخ کے خوش قسمت ترین کھلاڑیوں میں شمار کیا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ان کی قیادت میں بھارت نے ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کے تقریباً سارے عالمی اعزازات حاصل کیے۔ ورلڈ کپ بھی جیتا اور ورلڈ ٹی ٹوئنٹی بھی اور ساتھ ہی چیمپئنز ٹرافی بھی۔ دھونی نے اپنے ون ڈے انٹرنیشنل کیریئر میں 350 میچز کھیلے اور 50 سے زیادہ کے اوسط کے ساتھ اور 10 سنچریوں اور 73 نصف سنچریوں کی مدد سے 10 ہزار 773 رنز بنائے۔ وکٹوں کے پیچھے 444 شکار بھی ان کی عظمت کی دلیل ہیں۔ دھونی نے بھی کیریئر میں 4 ورلڈ کپ کھیلے اور ان میں 29 میچوں میں 43 کے اوسط سے 780 رنز بنائے۔ ان کے کیریئر کا سب سے یادگار لمحہ بلاشبہ ورلڈ کپ 2011ء کے فائنل میں کھیلی گئی 91 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلنے کا تھا۔ بھلا کوئی وہ چھکا کیسے بھول سکتا ہے کہ جس نے بھارت کو 28 سال بعد ورلڈ چیمپئن بنایا؟ ورلڈ کپ 2011ء کا فائنل بھارت کے لیے آسان مقابلہ نہیں تھا۔

گوتم گمبھیر اور ویرات کوہلی نے اننگز کو سنبھالا دیا ہی تھا کہ کوہلی کا بھی بلاوا آگیا۔ تب کپتان دھونی نے یووراج سنگھ یا سریش رینا کو بھیجنے کے بجائے خود میدان میں اترنے کا فیصلہ کیا۔ پھر 79 گیندوں پر 8 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 91 رنز کی اننگز کھیلی کہ جس کی بدولت بھارت 49ویں اوور میں ہی ہدف تک پہنچ گیا اور دھونی نے ورلڈ کپ ٹرافی اٹھائی لیکن یہ بات بھی بہت حد تک ٹھیک ہی ہے کہ دھونی کے کیریئر کا اختتام افسوس ناک انداز میں ہوا ہے۔ کہاں وہ ذمہ داری اپنے سر لے کر میدان میں اترنے والا دھونی اور کہاں ورلڈ کپ 2019ء کے 2 اہم میچوں میں انگلینڈ اور نیوزی لینڈ کے خلاف میچ 'فنش' نہ کر پانے والا دھونی بھارت کو ان دونوں میچوں میں شکست ہوئی اور ایک مرتبہ پھر ورلڈ کپ جیتنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ یہ دھونی کا آخری چانس تھا، عین ممکن ہے کہ ہمیں وہ پھر کبھی ون ڈے انٹرنیشنل کرکٹ میں بھی نظر نہ آئیں کیونکہ ویسٹ انڈیز کے دورے کے لیے انہیں منتخب نہیں کیا گیا۔

☆☆☆

روزنامہ آفتاب سنڈے میگزین
4 اگست 2019ء

ذمہ دار ادارے ایک دوسرے پر الزامات دھرنے لگے

کراچی بارشیں، ہلاکتیں اور تباہ کاریاں

کرنٹ سے ہلاک ہونے والوں کے لواحقین ''کے الیکٹرک'' کے خلاف سراپا احتجاج

فیصل ممتاز

کراچی میں حالیہ بارشوں کے دوران بجلی کے کھلے تاروں اور کھمبوں سے کرنٹ لگنے کے سبب کم سے کم 18 افراد ہلاک ہوئے جن میں زیادہ تر بچے تھے۔ پاپوش نگر میں 29 برس کے سعد اپنے تین بھتیجوں کو موٹر سائیکل پر گھوما کر جیسے ہی گھر کے قریب پہنچے تو موٹر سائیکل خراب ہوگئی۔ انھوں نے بچوں کو فٹ پاتھ پر جانے کو کہا اور خود پانی سے بائیک نکالنے لگے۔ سعد کے چھوٹے بھائی نجم کے مطابق بچے جیسے ہی آگے بڑھے تو بجلی سپلائی کرنے والی کمپنی 'کے الیکٹرک' کے بجلی کے کھمبے سے 12 سالہ محمد حسن کو کرنٹ لگا۔ اس نے چلانا شروع کیا تو ساتھ موجود محمد ثقلین نے اس کا ہاتھ تھام لیا تو وہ بھی کرنٹ کی زد میں آ گیا۔ جبکہ چھوٹی بچی دعا جھٹکے سے دور جا گری۔ لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ بچوں کو کرنٹ لگ گیا ہے۔ نجم کے مطابق اہل محلہ کا شور سن کر سعد بچوں کی جانب دوڑے اور بچوں کو جھٹکے سے دور کیا لیکن بجلی نے انھیں پکڑ لیا۔ وہ وہیں دم توڑ گئے جبکہ تین میں سے دو بچوں کی حالت کئی گھنٹوں کے بعد ہسپتال میں سنبھلی۔

کھلے تار اور بجلی کے کھمبے

نجم کے مطابق بارشوں سے ایک ہفتہ قبل کے الیکٹرک کا عملہ بجلی کا کھمبا نصب کر رہا تھا جس کے ساتھ ننگی تاریں لگی ہوئی تھیں۔ اہل محلہ نے انھیں منع کیا کہ بارش ہوئی تو کھمبے میں کرنٹ آجائے گا لیکن عملہ نہیں مانا اور صرف لکڑی کا ایک ٹکڑا لگا کر ان تاروں کو کھمبے سے الگ کر دیا گیا۔ نجم کا کہنا ہے کہ ان کے پاس اس روز کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی بطور ثبوت موجود ہے جس میں لوگ کے الیکٹرک کے عملے کو مسلسل کہہ رہے ہیں کہ اس میں کرنٹ آجائے گا۔ بارشوں اور اس کے بعد کرنٹ لگنے ہلاک ہونے والوں میں سے زیادہ تعداد بچوں کی ہے جو گلی محلوں میں کھیل رہے تھے۔ ان میں نارتھ ناظم آباد بلاک ایل کے محمد احمد اور عبیر بھی شامل ہیں۔ محمد احمد کی کزن مہوش نے بی بی سی کو بتایا کہ احمد اور عبیر گلی میں سائیکل چلا رہے تھے کہ بجلی کے کھمبے پر ہاتھ لگ گیا اور کرنٹ لگنے سے ان کی ہلاکت ہوئی۔ مہوش کا کہنا تھا کہ 'دونوں ایک ڈیڑھ گھنٹے تک وہیں پڑے رہے اس دوران خاندان اور اہل محلہ کے الیکٹرک کو ٹیلیفون کرتے رہے لیکن کوئی نہیں آیا، بالآخر ایدھی فاؤنڈیشن کے رضا کاروں نے آ کر وہاں سے ہٹایا۔' مہوش کے مطابق بجلی کے کھمبے کے قریب تاریں کافی عرصے سے موجود تھیں اور اہل محلہ نے کئی بار شکایت بھی کیں لیکن انھیں ہٹایا نہیں گیا۔

کرنٹ لگنے کا ذمہ دار کون؟

کرنٹ میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین ہلاکت کا ذمہ دار کے الیکٹرک کی غفلت کو قرار دیتے ہیں۔ سعد کے بھائی نجم کا کہنا ہے کہ وہ ایف آئی آر درج کرانا چاہتے تھے لیکن ایس ایچ او نے کہا کہ پوسٹ مارٹم ہوگا تو جسم کاٹ کر گوشت لیا جائے گا۔ ان کے بقول، 'جن کا بھائی تڑپ تڑپ کر مرا ہو وہ پولیس کو کیسے کہہ دیں کہ مرنے والا موت کے بعد بھی اذیت میں رہے۔' نجم نے بتایا کہ 'ہمارے گھر کے جو بچے زخمی ہیں ان کی بنیاد پر ایف آر درج کرانا چاہتے تھے لیکن پولیس نے کہا نہیں پوسٹ مارٹم تو لازمی ہوگا، ہم نے کہا کہ بھائی کو اذیت نہیں دیں گے۔' دوسری جانب مہوش کا کہنا ہے کہ رشتے دار اور اہل علاقہ محمد احمد اور عبیر کی ہلاکت کی ایف آئی آر درج کروانے تھانے گئے تھے تاہم پولیس حکام نے ایف آئی درج کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ان پر بہت دباؤ ہے اور ساتھ میں یہ مشورہ بھی دیا کہ وکیل کی مدد سے عدالت کے حکم پر ایف آئی آر درج کرائیں۔

ادھر کراچی کے ایڈیشنل آئی جی غلام نبی میمن کا کہنا ہے کہ یہ تھوڑا تکنیکی معاملہ ہے۔ ان کے پاس جو بھی شکایت آتی ہے اگر وہ قابل دست اندازی پولیس جرم ہے تو مقدمہ درج کیا جائے گا۔ ان کے کہنا تھا کہ اگر کہیں ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کیا گیا ہے تو ان سے رابطہ کیا جائے۔

کے الیکٹرک کا موقف

کے الیکٹرک کا آپریشن 6500 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے، جس میں کراچی، دھابیجی اور گھارو کے علاوہ بلوچستان کے علاقے اوتھل، وندر اور بیلہ بھی شامل ہیں۔ کے الیکٹرک کے ترجمان نے کرنٹ لگنے سے ہلاکتوں پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ واقعات کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ ترجمان کے مطابق کئی مقامات پر سٹریٹ لائٹ کے کھمبے ہیں یا تاروں میں آتش زدگی کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں، اوران کی ٹیمیں فیلڈ میں موجود ہیں۔ بارش سے قبل خصوصی پیغامات جاری کیے گئے اور خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئیں تھیں اور شہریوں کو درخواست کی گئی تھی کہ وہ تاروں سے دور رہیں۔ واضح رہے کہ کے الیکٹرک نجی ادارہ ہے جو وفاقی حکومت کے زیر انتظام کام کرتا ہے۔ صوبائی وزیر بلدیات سعید غنی کا کہنا ہے کہ دعوے تو کیے جاتے ہیں لیکن صورتحال ویسی ہی رہتی ہے اور جیسے ہی بارش ہوتی ہے بجلی چلی جاتی ہے۔ 'بدقسمتی سے صوبائی حکومت کے پاس کوئی ایسا نظام موجود نہیں ہے کہ کے الیکٹرک کی نااہلی پر کوئی کارروائی کر سکے۔ یہ وفاقی حکومت کر سکتی ہے تاہم جو انسانی جانوں کا نقصان ہوا ہے ان پر صوبائی حکومت کارروائی کر سکتی اور وہ کریں گی۔' تاہم انھوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ کیا کارروائی ہوگی۔

> بارشوں سے ایک ہفتہ قبل کے الیکٹرک کا عملہ کھمبا نصب کر رہا تھا جس کے ساتھ ننگی تاریں لگی ہوئی تھیں، عینی شاہدین

> مکانات گرنے کے باعث جانی نقصان کے علاوہ کروڑوں کا مالی نقصان بھی ہوا

بارش کے موسم میں احتیاط

کے الیکٹرک کا کہنا ہے کہ بارش کے دوران شہری ٹوٹے ہوئے تاروں، بجلی کے کھمبوں اور پی ایم ٹیز سے دور رہیں۔ برقی آلات کو ننگے پاؤں یا گیلے ہاتھ سے نہ چھوئیں اور غیر قانونی ذرائع سے بجلی کا حصول ہرگز نہ کریں۔

☆☆☆

نیب کو مریم نواز کے ٹیلی گرافک ٹرانزیکشنز کے ثبوت مل گئے

شریف خاندان کے افراد کے گرد مزید گھیرا تنگ

سلمان شہباز کی 90 فیصد جائیداد ٹی ٹی پر مبنی ہے، شہزاد اکبر

شاہد بلوچ

وزیراعظم کے معاون خصوصی برائے احتساب شہزاد اکبر کا کہنا ہے کہ انہوں نے قومی احتساب بیورو (نیب) کو سعودی عرب میں ہل میٹل اسٹیبلشمنٹ (ایچ ایم ای) سے مسلم لیگ (ن) کی نائب صدر مریم نواز کو بھیجے گئے ٹیلی گرافک ٹرانزیکشنز (ٹی ٹی) کے شواہد جمع کروادیے۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے شہزاد اکبر نے کہا کہ ماضی میں عوام کو بے دردی سے لوٹا گیا، عوام غریب سے غریب تر اور حکمران امیر سے امیر تر ہوتے گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلے شہباز شریف اور ان کے خاندان کی ٹرانزیکشنز سامنے آئی تھیں میں لندن کی عدالتوں میں جانے کو بے تاب ہوں ابھی تک مجھے وہاں سے کوئی خط تو نہیں ملا لیکن اب ایک اور ٹی ٹی سامنے لے آیا ہوں شاید یہ مجھے لندن لے جائے۔ شہزاد اکبر نے کہا کہ 90 کی دہائی میں ایک خاندان اقتدار آیا اور ایک ایسا قانون بنایا جس کے وجہ سے باہر سے آنے والی رقم پر ٹیکس کی مد میں زیادہ سوال جواب نہیں کیا جاسکتا تھا۔ معاون خصوصی نے کہا کہ اسی خاندان نے 90 کی دہائی میں خوب مال کمایا کچھ چیزیں حدیبیہ پیپر مل سمیت دیگر معاملات میں سامنے آئیں تھیں جن میں منی لانڈرنگ ہوتی رہی، اسی خاندان نے ہنڈی حوالہ کے ذریعے پیسہ باہر بھجوایا اور اسی پیسے سے باہر جائیدادیں، محلات بنائے اور فیکٹریاں لگائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ میں زبانی نہیں کہہ رہا بلکہ یہ باتیں جے آئی ٹی کے سامنے آچکی ہے جب وہ خاندان باہر بنائی ہوئی کسی بھی چیز کی منی ٹریل دینے سے محروم رہا۔ شہزاد اکبر نے کہا کہ سلمان شہباز کی 90 فیصد جائیداد ٹی ٹی پر بنی ہے اسی طرح حمزہ شہباز کے اثاثے بھی ٹی ٹی پر چل رہے ہیں جن کا فائدہ شہباز شریف اٹھاتے ہیں۔ معاون خصوصی نے کہا کہ اس دوران پاناما پوری دنیا میں آیا پاکستان میں بھی آیا اور بھونچال آگیا جس میں سپریم کورٹ نے ایک جے آئی ٹی بنائی اور احتساب عدالت میں ہل میٹل اسٹیبلشمنٹ اور العزیزیہ فلیگ شپ ریفرنس سامنے آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہل میٹل کیس سے متعلق سامنے آیا کہ اس کے ظاہر کیے گئے منافع کی 85 فیصد رقم نواز شریف کو جاتی ہے اور رقم ملنے کے بعد نواز شریف اپنی بیٹی مریم نواز کو تحفے میں دیتے ہیں۔ شہزاد اکبر نے کہا کہ اسی کیس میں نواز شریف، حسن اور حسین نواز ملزم ہیں، نواز شریف تک کیس مکمل ہوچکا ہے اور انہیں اس میں 7 سال کی سزا ہوچکی ہے۔ معاون خصوصی نے کہا کہ جے آئی ٹی رپورٹس میں مریم نواز کو رقم منتقلی کی نشاندہی ہوئی تھی لیکن بینکنگ ٹرانزیکشنز اور تفصیلات موجود نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ دستاویزات موجود ہیں، 2008 میں ہل میٹل سے مریم نواز کے مسلم کمرشل بینک روپے کی ایک اور ٹی ٹی مریم نواز کے اکاؤنٹ میں ہل میٹل کی جانب سے منتقل کی گئی یہ وہ رقم نہیں ہے جو نواز شریف نے مریم نواز کو تحفے میں دی بلکہ آر فارم کے مطابق مریم نواز نے کہا ہے کہ رقم سرمایہ کاری کی صورت میں آئی ہے۔ معاون خصوصی نے کہا کہ 70 لاکھ کی ٹی ٹی مسلم کمرشل بینک میں آئی اور اس کا کی ٹی ٹی اور اس کے آر فارم پر بھی مریم نواز کے دستخط ہیں، ایک کروڑ 90 لاکھ کے اکاؤنٹ میں ایک کروڑ 40 لاکھ روپے کی ٹرانزیکشن کی گئی جس کے لیے اہم ترین دستاویز فارم آر بھی شامل ہے جس میں رقم منتقلی کا مقصد سرمایہ کاری بتایا گیا ہے۔ شہزاد اکبر نے کہا کہ ایک کروڑ 70 لاکھ کہ نیب کو اضافی دستاویزاتی ثبوت جمع کرادیے ہیں ہل میٹل جس سے متعلق جے آئی ٹی، سپریم کورٹ اور احتساب عدالت تینوں ایک بات کہتے ہیں کہ یہ جرم تھا جس کی آج مقصد بھی سرمایہ کاری بتایا گیا، اس کے بعد 2016 میں حبیب بینک میں جاتی امرا میں شریف ایجوکیشن سٹی برانچ میں 99 لاکھ کی ٹی ٹی بھی ہل میٹل سے آئی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہل میٹل کیس احتساب عدالت نمبر 2 میں زیر التوا ہے ہم نے نیب کو اس سلسلے میں خط لکھ دیا ہے اور یہ تمام ثبوت بھی جمع کروادیے ہیں۔ معاون خصوصی نے کہا تک کوئی منی ٹریل سامنے نہیں آئی کہ شریف خاندان نے ہل میٹل کیسے بنائی گئی۔ شہزاد اکبر نے کہا کہ ہم نے نیب کو بھجوادیا ہے کہ اس میں مزید کارروائی اور تحقیقات کی ضرورت ہے کہ اور کتنی ٹی ٹیز آئیں ہیں۔ یہ معاملہ نیب کی دسترس میں ہے اور اس میں جو بھی فیصلہ کرنا ہے وہ نیب نے کرنا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ مزید تحقیقات کریں گے اور جو بھی قانونی چارہ جوئی درکار ہوگی کریں گے۔

معاون خصوصی احتساب شہزاد اکبر کا کہنا ہے کہ شہباز شریف قوم کو گمراہ نہ کریں اور ان کے داماد علی عمران کو ادا کی گئیں 6 کروڑ روپے کی رقم کا حساب دیں۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے شہزاد اکبر نے کہا کہ 'شہباز شریف نے آج شعبدہ بازی کی اور ان کی میڈیا سے گفتگو جذبات سے بھری تقریر کے سوا کچھ نہیں تھی، انہیں برطانی اخبار کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کرنا چاہیے۔' انہوں نے کہا کہ 'علی عمران اینڈ کو کے 3 ادائیگیوں کے چیکس دکھائے گئے، علی اینڈ کو کمپنی شہباز شریف کے داماد علی عمران کی ہے، کمپنی کو تین ادائیگیاں کی گئیں جن کی کل رقم 6 کروڑ روپے بنتی ہے، ہم شہباز شریف سے صرف 3 ادائیگیوں کا پوچھ رہے ہیں جو ایرا کے فنڈز سے کی گئیں۔' شہزاد اکبر کا کہنا تھا کہ 'نوید اکرام نے عدالت میں علی عمران کا کردار بتایا، اس نے اپنی بدعنوانی میں علی عمران کے ملوث ہونے کا اعتراف کیا، چیک سے ادائیگی نوید اکرام نے کی جبکہ پاور آف اٹارنی علی عمران کے نام کی تھی، نوید اکرام کے معاملے میں شہباز شریف کا انصاف سمجھ نہیں آیا، وہ غریب تھا تو چھترول کرادی لیکن علی عمران کا کیا کیا؟ علی عمران کو لندن بھیج دیا گیا۔' ان کا کہنا تھا کہ علی عمران، فرخ رشید اور نوید اکرام کا بدعنوانی میں گٹھ جوڑ رہا جو ملک چھوڑ کر مفرور ہوچکا ہے، نوید اکرام ایرا کے پیسے سے زمین کیسے خرید رہا تھا، 13 کروڑ روپے ادائیگی سے زمین خریدی گئی لہٰذا شہباز شریف قوم کو گمراہ نہ کریں اور 6 کروڑ روپے کا حساب اپنے داماد سے لیں۔ شہزاد اکبر نے کہا کہ 'شہباز شریف کی پریس کانفرنس کی اصل وجہ یہ ہے کہ پورے ٹبر کی چوری پکڑی گئی، شہباز شریف کے خاندان نے 2 کروڑ 60 لاکھ ڈالر کی منی لانڈرنگ کی اور ان کے خاندان کو بذریعہ ٹی ٹی کروڑوں روپے بھیجے گئے اور حمزہ، سلمان، نصرت شہباز، علی عمران کے نام رقوم بھیجی گئیں۔' انہوں نے کہا کہ شہباز شریف خاندان کی چوری پکڑی گئی جس کا وہ جواب نہیں دے رہے، شہباز شریف کی ساری جائیداد ٹی ٹی کے ذریعے بنائی گئی جبکہ جو گھر اٹیچ کیے گئے وہ آپ کے جدی نہیں ٹی ٹی کے پیسوں سے بنائے گئے اور ہمارے پاس ٹی ٹی کا تمام ریکارڈ موجود ہے جس سے گھر، گاڑیاں خریدی گئیں۔ معاون خصوصی احتساب کا کہنا تھا کہ 'شہباز شریف نے مجھ سے وعدہ کیا تھا برطانوی عدالت میں مقدمہ کروں گا، ان سے پھر کہتا ہوں کہ میرے خلاف لندن میں مقدمہ کریں، آئندہ ہفتے شہباز شریف کی منی لانڈرنگ سے متعلق مزید انکشافات کروں گا۔' واضح رہے کہ شہباز شریف نے اپنی پریس کانفرنس کے دوران شاہد خاقان عباسی کی گرفتاری کے علاوہ برطانوی اخبار ڈیلی میل میں ان سے متعلق شائع ہونے والی خبر پر بھی بات چیت کی۔ شہباز شریف نے کا کہنا تھا کہ زلزلہ زدگان کی رقوم کے حوالے سے بدترین الزام لگایا گیا اور عمران خان نیازی نے مجھ پر اپنے ساتھیوں کے ذریعے وار کیا، عمران نیازی جھوٹوں کا سردار ہیں اور باقی سب ان کے چیلے ہیں، دن رات جھوٹ بول کر قوم کا وقت ضائع کیا جارہا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے صدر نے کہا کہ برطانوی اخبار ڈیلی میل نے زلزلہ زدگان اور ایرا سے متعلق مجھ پر الزام لگایا، اگر اس میں میری کرپشن تھی تو نیب اور عمران خان کو آشیانہ اور گندے نالوں کے کیس کی کیا ضرورت تھی، سیدھا سیدھا اس میں گرفتار کرلیتے۔ ان کا کہنا تھا عمران خان کو میں نے جاوید صادق اور پاناما کا نوٹس دیا لیکن کوئی جواب نہیں دیا گیا جبکہ اس کے بعد عدالت میں بھی انہوں نے میرے ہتک عزت کے دعوے پر کوئی جواب داخل نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب ان لوگوں نے دیکھا کہ معاملہ خراب ہوگیا تو انہوں نے یہ روپ اختیار کیا اور زلزلہ زدگان کا مال ہڑپنے کا بہت گھناؤنا الزام لگایا گیا اور برطانوی اخبار میں جھوٹی خبر شائع کرائی گئی جس پر لندن کی عدالت سے رجوع کیا جائے گا۔

☆☆☆

> میاں شہباز شریف قوم کو گمراہ نہ کریں ان کے داماد علی عمران کو ادا کی گئی 6 کروڑ کی رقم واپس لیں گے، معاون خصوصی وزیراعظم برائے احتساب شہزاد اکبر

بھارت فوج بلا اشتعال فائرنگ سے باز رہے

پاک فوج نے مودی سرکار کو وارننگ دے دی

کلبھوشن یادیو بارے عالمی عدالت انصاف کی طرف سے فیصلہ آنے کے بعد مودی حکومت بوکھلاہٹ کا شکار

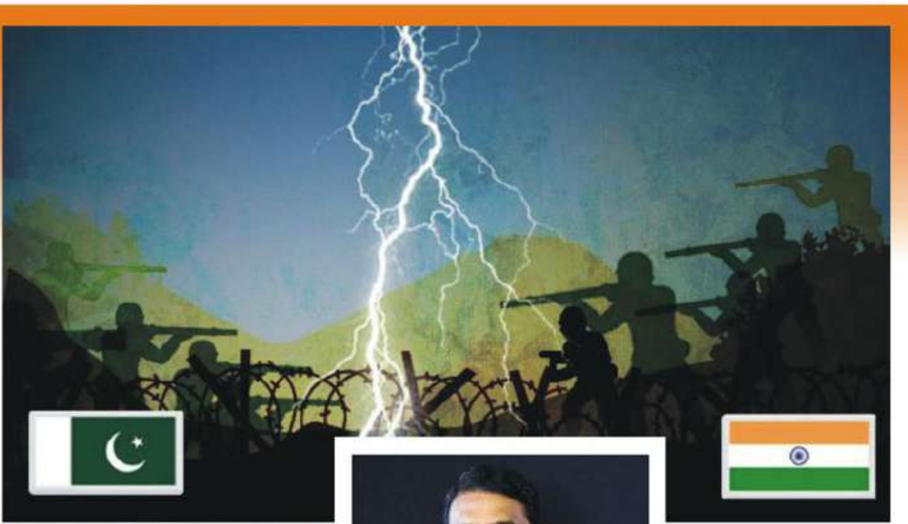

اعظم احمد

جب سے عالمی عدالت انصاف نے کلبھوشن کیس میں پاکستانی کیس کو درست قرار دیا ہے مودی سرکار شپٹا اٹھی ہے اور اس نے مسلسل ایل او سی پر لا اشتعال سول آبادی کو نشانہ بنایا۔ چند ہفتوں میں بھارت کی طرف سے مختلف سیکٹروں پر جو گولہ باری کی گئی جس طرح سے نہتے افراد کو شہید اور زخمی کیا گیا اس حوالے سے ذیل میں چند واقعات پیش کئے جارہے ہیں اس سلسلے میں ڈی جی آئی ایس پی آر میجر جنرل آصف غفور نے کہا کہ پاک فوج بھارت کی جانب سے دانستہ طور پر نشانہ بنائے جانے کے خلاف اور ان کی حفاظت کے لیے تمام ضروری اقدامات اٹھائے گی'۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ 'پاکستان کی جانب سے سیز فائر کی خلاف ورزیوں کا موثر جواب دیا جارہا ہے اور ہمیشہ دیا جاتا رہے گا'۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز آزاد جموں و کشمیر میں لائن آف کنٹرول (ایل او سی) پر بھارتی فورسز کی بلا اشتعال فائرنگ اور شیلنگ سے 2 شہری شہید اور 6 خواتین سمیت 19 افراد زخمی ہو گئے تھے۔ اسسٹنٹ کمشنر ولید انور نے بتایا تھا کہ بھارتی فورسز نے لیپہ ویلی میں شیلنگ شروع کی جو پوری وادی میں پھیل گئی۔ انہوں نے بتایا کہ بھارتی شیلنگ سے قیصر کوٹ اور بیجل دار گاؤں میں 3 گھر مکمل تباہ ہو گئے۔ اس سے ایک روز قبل بھی ایل او سی پر بھارتی فورسز کی جارحیت سے ایک خاتون شہید اور 5 خواتین سمیت 7 افراد زخمی ہو گئے تھے۔ واقعہ کشمیر کے ضلع حویلی میں خورشید آباد اور نیزا پیر سیکٹر میں رات گئے پیش آیا تاہم سرکاری سطح پر اطلاعات آج صبح بتائی گئیں۔ بتایا گیا کہ بھارتی فوج نے 3 بجکر 45 منٹ پر نیزا پیر سیکٹر میں بلا اشتعال فائرنگ کرتے ہوئے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کی جبکہ خورشید آباد سیکٹر میں بھی بلا اشتعال فائرنگ کا آغاز 6 بجے شروع ہوا تھا۔ آزاد جموں و کشمیر میں لائن آف کنٹرول

اختر ایوب نے بتایا بھارتی فورسز کی فائرنگ سے نیلم ویلی کے گاؤں شاردا میں 25 سالہ نعمان اور کٹھا چوگلی میں 17 سالہ بسمہ بی بی شہید ہو گئیں۔
پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) میجر جنرل آصف غفور کا کہنا ہے کہ

> بھارت کی طرف سے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی علاقائی امن و سلامتی کے لیے خطرہ ہے، بھارتی خلاف ورزیوں سے تزویراتی غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے

(ایل او سی) پر بھارتی فورسز کی بلا اشتعال فائرنگ اور شیلنگ سے 2 شہری شہید اور 6 خواتین سمیت 19 افراد زخمی ہو گئے۔ بھارتی فورسز نے جہلم ویلی سے کم از کم 100 کلومیٹر پر واقع لیپہ ویلی میں دو گاؤں کو اشتعال انگیزی کا نشانہ بنایا، جس میں زخمی ہونے والوں میں ایک پولیس کانسٹیبل بھی شامل ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر ولید انور نے بتایا کہ بھارتی فورسز نے لیپہ ویلی میں شیلنگ شروع کی جو پھیلتے ہوئے پوری وادی میں پھیل گئی۔ انہوں نے بتایا کہ بھارتی شیلنگ سے قیصر کوٹ اور بنجل دار گاؤں میں تین گھر مکمل تباہ ہو گئے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ افسر

بھارتی فورسز نے ایل او سی کے لیپا، جورا، ڈنہ، شاردا اور شاہ کوٹ سیکٹرز میں شہری آبادیوں کو نشانہ بنایا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق بھارتی فوج کی شیلنگ سے 26 سالہ نعمان احمد شہید ہوا۔ بیان میں کہا گیا کہ بھارتی شیلنگ سے خواتین اور بچوں سمیت 9 افراد شدید زخمی ہو گئے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق پاک فوج نے بھارتی فورسز کی شیلنگ کا بھرپور جواب دیا۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی کے نتیجے میں 3 بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز ایل او سی پر بھارتی فورسز کی جارحیت سے ایک خاتون شہید

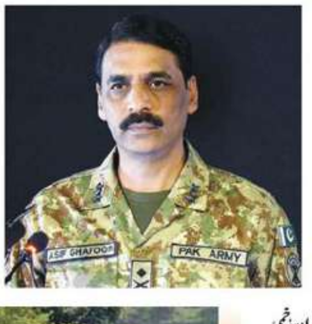

اور 5 خواتین سمیت 7 افراد زخمی ہو گئے تھے۔ واقعہ کشمیر کے ضلع حویلی میں خورشید آباد اور نیزا پیر سیکٹر میں رات گئے پیش آیا تاہم سرکاری سطح پر اطلاعات آج صبح بتائی گئیں۔ بتایا گیا کہ بھارتی فوج نے 3 بجکر 45 منٹ پر نیزا پیر سیکٹر میں بلا اشتعال فائرنگ کرتے ہوئے جنگ بندی معاہدے کی خلاف

کشمیر کے ضلع حویلی میں خورشید آباد اور نیزا پیر سیکٹر میں رات گئے پیش آیا تاہم سرکاری سطح پر اطلاعات آج صبح بتائی گئیں۔ حویلی کے ڈپٹی کمشنر راجہ ارشد محمود کا کہنا تھا کہ متاثرہ گاؤں لائن آف کنٹرول کے قریب واقع ہیں جس کی وجہ سے انسانی و مالی نقصانات کے بارے میں معلومات کافی دیر سے موصول

> آئندہ بھارتی فوج نے شہری آبادی کو نشانہ بنایا تو اُسے سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے، میجر جنرل آصف غفور

ورزی کی جبکہ خورشید آباد سیکٹر میں بھی بلا اشتعال فائرنگ کا آغاز 6 بجے شروع ہوا تھا۔ آزاد جموں و کشمیر میں لائن آف کنٹرول (ایل او سی) پر بھارتی فورسز کی بلا اشتعال فائرنگ سے ایک خاتون شہید اور 5 خواتین سمیت 7 افراد زخمی ہو گئے۔ واقعہ

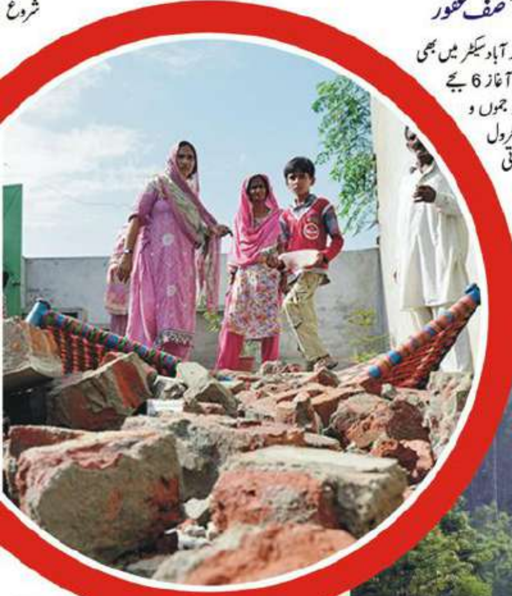

ہوئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'واقعے کی تصدیق کے بعد مظفر آباد میں متعلقہ دفاتر تک معلومات پہنچا دی گئیں'۔ حویلی میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے افسر محمد ظہیر نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ بھارتی فوج نے 3 بجکر 45 منٹ پر نیزا پیر سیکٹر میں بلا اشتعال فائرنگ کرتے ہوئے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کی جبکہ خورشید آباد سیکٹر میں بھی بلا اشتعال فائرنگ کا آغاز 6 بجے شروع ہوا۔

ان کا کہنا تھا کہ 'بھارتی فوج نے واقعے میں چھوٹے اور بڑے ہتھیاروں کا استعمال کیا اور شہری آبادیوں کو نشانہ بنایا جس کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں میں محصور ہو گئے'۔
دوسری جانب پاکستان نے لائن آف کنٹرول پر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی اور اس کے نتیجے میں ایک خاتون کے شہید اور 4 شہریوں کے زخمی ہونے پر بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کو طلب کر کے سخت احتجاج کیا۔ دفتر خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ بھارت نے لائن آف کنٹرول کے کیلر اور نیزا پیر سیکٹر پر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کی، جس کے نتیجے میں ایک خاتون شہید جبکہ 4 افراد زخمی ہوئے۔ اس واقعے پر ترجمان دفتر خارجہ ڈاکٹر محمد فیصل نے بھارت کے ڈپٹی ہائی کمشنر گورو اہلووالیا کو دفتر خارجہ طلب کیا اور پاکستان کی طرف سے سخت احتجاج ریکارڈ کروایا۔ دفتر خارجہ کے مطابق بھارتی افواج لائن آف کنٹرول پر مسلسل شہری آبادی کو نشانہ بنا رہی ہے اور 2017 سے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیوں میں تیزی آئی ہے، ان 2 برسوں میں ایک ہزار 9 سو 70 مرتبہ جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ جان بوجھ کر شہری آبادی کو نشانہ بنانا انسانی عظمت، بین الاقوامی انسانی حقوق اور قوانین کی خلاف ورزی ہے، بھارت کی طرف سے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی علاقائی امن و سلامتی کے لیے خطرہ ہے، بھارتی خلاف ورزیوں سے تزویراتی غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے بھارت پر زور دیا کہ وہ 2003 کے جنگ بندی معاہدے کا احترام کرے اور بھارت اپنی افواج کو جنگ بندی پر مکمل عملدرآمد کی ہدایت کرے جبکہ لائن آف کنٹرول اور ورکنگ باؤنڈری پر بھارت امن کو برقرار رکھے اور اقوام متحدہ کے امن مشن کو سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق کردار ادا کرنے دے۔ خیال رہے کہ 22 اور 23 جولائی کو بھی بھارتی فورسز کی لائن آف کنٹرول پر بلا اشتعال فائرنگ سے 22 سالہ محمد ریاض اور ایک خاتون شہید ہو گئیں تھیں جبکہ 4 افراد زخمی بھی ہوئے تھے۔ جنگ بندی معاہدے کی اس خلاف ورزی پر بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کو طلب کر کے احتجاج کیا گیا تھا اور خبردار کیا تھا کہ بھارت کا عمل کسی تزویراتی غلط فہمی کا باعث بن سکتا ہے۔ ☆☆

کیا عورتیں مردوں سے زیادہ ایماندار ہوتی ہیں؟

اگر آپ کو سڑک پر پڑا بٹوا مِل جائے تو کیا کریں گے؟

ایشیائی ممالک کی نسبت مغربی دنیا میں لوگ زیادہ ایماندار ثابت ہوئے

ساجد خان

ریسرچ کے مطابق گزشتہ چند برسوں میں چالیس ملکوں کے 355 شہروں میں 17 ہزار بٹوے گرائے گئے جن میں بعض خالی اور کچھ میں مقامی کرنسی تھی

چندسال پہلے انڈیا کے آٹھ شہروں میں ریسرچ اسسٹنٹس کو عوامی مقامات پر، جن میں بینک، تھیٹر، ہوٹل، پولیس سٹیشن، پوسٹ آفس اور عدالتیں شامل تھیں، 400 بٹوے ملے۔

انہوں نے ان بٹوؤں کو یہ کہہ کر کہ یہ انھیں پڑے ہوئے ملے سکیورٹی گارڈز یا استقبالیہ پر موجود عملے کے حوالے کر دیا اور وہاں سے چلے گئے۔ ان میں سے بعض بٹوے خالی تھے اور کچھ میں 230 روپے رکھے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ ان میں مالک کے نام سے تین بزنس کارڈ، ایمیل ایڈریس اور

سودے سلف کی لسٹ تھی۔ محققین کی ایک ٹیم جو بظاہر ان بٹوؤں کے مالک تھے اس بات کی منتظر تھی کہ یہ سکیورٹی گارڈز اور استقبالیہ عملے کے افراد ان سے رابطہ کریں۔ یہ سارا عمل ایک تجربہ کا حصہ تھا جو ان کی دیانت جانچنے کے لیے کیا گیا۔ یہ بٹوے احمد آباد، بینگلور، کوئمباٹور، حیدرآباد، جے پور، کولکتہ، ممبئی اور دہلی میں 314 مردوں اور 86 خواتین کو دیے

گئے جن بٹوؤں میں رقم تھی ان میں سے 43 فی صد اپنے مالکوں تک واپس پہنچ گئے۔ تاہم اس کے مقابلے میں صرف

22 فیصد خالی بٹوے ہی لوٹائے گئے۔ یہ نتائج حال ہی میں جریدہ سائنس میں شائع ہوئے ہیں جن سے پتا چلتا ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر بٹوے کا مالک نہ ملے تو اس میں موجود رقم کسی خیراتی ادارے کو دے دینی چاہئے

کہ لوگ اس سے کہیں زیادہ ایماندار ہیں جتنا کہ ہم سمجھتے ہیں۔ امریکا کی یونیورسٹی آف مشیگن کے محقق ایلن کوہن نے ان نتائج کو 'توقع سے بڑھ کر' قرار دیا۔ محققین کا کہنا تھا کہ 'جب لوگ زیادہ فائدے کے لیے بددیانتی کرتے ہیں اور ان میں دھوکہ دینے کی خواہش بڑھ جاتی ہے تو ساتھ ہی انھیں اپنے چور ہونے کا احساس بھی نفسیاتی کچوکے لگاتا ہے اور بعض اوقات یہ احساس ان کی خواہش پر حاوی ہو جاتا ہے۔' انڈیا کے جنوبی شہروں، بینگلور (66 فی صد) اور حیدرآباد (28 فیصد) میں رپورٹ کرنے کی شرح سب سے زیادہ بھی تھی اور سب سے کم بھی۔ ایک دوسرے جنوبی شہر کوئمباٹور میں خالی بٹوؤں کو رپورٹ کرنے کی شرح سب سے زیادہ (58 فیصد) رہی جبکہ دارالحکومت دہلی میں یہ شرح سب سے کم (12 فیصد) تھی۔ انڈیا میں بٹوے 'گرانے' کا تجربہ اس عالمگیر مطالعے کا حصہ تھا جس کا مقصد یہ جاننا تھا کہ لوگ ذاتی مفاد اور دیانتداری میں کس کو ترجیح دیتے ہیں۔ 2013ء اور

2016ء کے درمیان ریسرچ اسسٹنٹس نے چالیس ملکوں کے 355 شہروں میں 17 ہزار بٹوے 'گرائے'، جن میں

سے بعض خالی تھے اور بعض میں مقامی کرنسی میں مختلف رقومات رکھی گئی تھیں۔ ہر ملک میں پانچ سے آٹھ شہروں میں یہ تجربہ کیا گیا۔ مطالعے سے پتا چلا کہ 40 میں سے 38 ملکوں میں لوگوں نے رقم والے بٹوے واپس کر دیے۔ جن ملکوں میں ایسا نہیں ہوا ان میں پیرو اور

ایک سروے کے مطابق 40 میں سے 38 ممالک میں لوگوں نے رقم والے بٹوے اُن کے اصل مالکان کو واپس لوٹا دیئے

میکسیکو شامل ہیں۔ جب محققین نے تین ملکوں میں بٹوؤں میں رکھی ہوئی رقم سات گنا بڑھا دی تو واپسی کی شرح میں 18 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ رقم والے بٹوے سب سے زیادہ ڈینمارک میں (82 فیصد) واپس کیے گئے اور سب سے کم پیرو میں (13 فیصد)۔ خالی بٹوؤں کی واپسی کی شرح سوئٹزرلینڈ میں سب سے زیادہ (73 فیصد) اور چین میں

سب سے کم (7 فیصد) رہی۔ خالی بٹوؤں کے مقابلے میں بھرے ہوئے بٹوؤں کے معاملے میں لوگوں نے زیادہ دیانت کا مظاہرہ کیا۔ 2015ء میں برطانوی محققین کے ایک مطالعے میں جس میں 1500

افراد نے حصہ لیا تھا، لوگوں نے انڈیا، چین، جاپان اور جنوبی کوریا کے لوگوں کو سب سے کم دیانتدار قرار دیا گیا تھا۔

ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل نے 2018ء کے کرپشن پرسیپشن انڈیکس میں 180 ممالک کی فہرست میں بلحاظ ترتیب 78 ویں نمبر پر رکھا تھا۔ زیورخ یونیورسٹی کے ماہر معاشیات، ڈاکٹر کرسچین لوکاس ژند نے مجھے بتایا کہ 'ہمارے بٹوؤں کے تجربے میں رپورٹ کرنے کی شرح ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے

اشاریے سے مماثلت رکھتی ہے۔' اس تجربہ میں کچھ مزے کی باتیں بھی ہوئیں۔ انڈیا میں ایک عمارت کی سکیورٹی پر مامور گارڈ نے اندر جانے کے لیے ریسرچ اسسٹنٹ سے رشوت طلب کی اور بعد میں بٹوے کی رپورٹ بھی نہیں کی۔ ایک اور جگہ ایک شخص نے کہا کہ اگر بٹوے کا مالک نہیں ملا تو وہ اس میں موجود رقم کسی

خیراتی ادارے کو دیدے گا۔ ڈاکٹر ژند کہتے ہیں کہ 'جہاں تک کہ نقدی کا تعلق ہے تو عالمی سطح پر لوگوں میں زیادہ دیانتداری پائی گئی۔ یہ بات انڈیا اور ایشیا کے دوسرے ملکوں کے بارے میں بھی درست ہے۔ 'ایک تو یہ لوگوں میں بے غرضی کا مظہر ہے۔ یعنی لوگ دوسروں کا خیال رکھتے ہیں چاہے وہ اجنبی ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ وجہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں نے بٹوے ملنے کے بعد ان کے مالکوں سے رابطے کی کوشش کی۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ جن بٹوؤں میں چابی تھی انھیں زیادہ رپورٹ کیا گیا۔ رپورٹ نہ کرنے کی 'نفسیاتی قیمت' بھی ایک اہم پہلو ہے یعنی پھر وہ لوگ خود کو چور سمجھنے لگتے۔ ڈاکٹر ژند کا کہنا ہے کہ 'اگر بٹوے میں رقم نہ ہوتی تو بٹوے کو رکھ کر بے ایمانی کا احساس زیادہ نہ ہوتا کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں تھا مگر رقم کے ساتھ ایسا کرنا زیادہ مشکل تھا۔ تو پھر جن لوگوں نے بٹوؤں کی رپورٹ نہیں کی ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ماہرین معاشیات کا کہنا ہے کہ وہ بے ایمان ہو سکتے ہیں مگر یہ بھی ممکن ہے کہ ایسا انھوں نے مصروفیت یا بھولنے کی عادت کی وجہ سے کیا ہو۔

☆☆☆

گڑیا رو رہی ہوگی

ایسے افسانے روز روز پڑھنے کو نہیں ملتے

ہمارے ہی معاشرے کی ایک دلگداز تصویر جسے آپ دل سے محسوس کریں گے

قندیل شاہ

پہلا حصہ

7 منٹ کچھ اتنا لمبا عرصہ نہیں ہوتا۔ ہاں! محض 7 منٹ کہ جسے بعض لوگ فقط ایک سگریٹ پھونکنے اور بے مقصد گفتگو میں بھی گزار دیتے ہیں۔ اتنا وقت بھلا کیا حیثیت رکھتا ہے خاص کر اس انسان کے لیے جس نے 7 منٹ بعد مرنا ہو۔ آج اگر ٹرین پورے 12 بج کر 30 منٹ پر آجاتی تو اب تک شمیم بی بی کا کام تمام ہو چکا ہوتا لیکن ٹرین لیٹ تھی۔ وہ بھی پورے 7 منٹ اور یہی کل ملا کر شمیم بی بی کی باقی زندگی تھی جس میں اسے وہ باتیں یاد آرہی تھیں جنہیں وہ اسٹیشن آنے سے پہلے ہزاروں مرتبہ سوچ چکی تھی لیکن آخر ایک مرتی ہوئی عورت آخری 7 منٹوں میں اور کیا سوچ سکتی تھی؟

یہ جولائی کی ایک تپتی ہوئی دوپہر تھی اور اس وقت اسٹیشن پر 15 سے 20 مسافر گاڑی کا انتظار کررہے تھے۔ اسٹیشن ماسٹر شبیر حسین یونیفارم پہنے دائیں جانب بار بار گاڑی کی راہ دیکھتا، کچھ منٹ پہلے وہ گاڑی آنے سے متعلق گھنٹی بجا چکا تھا۔

'شبیر صاحب! 12:31 تو ہو گئے ہیں، یہ گاڑی آ کیوں نہیں رہی؟' ایک مسافر نے اسٹیشن ماسٹر سے پوچھا۔

'آج کل گاڑی آہستہ چلتی ہے، زیادہ اسپیڈ سے بوگیاں پٹڑی سے اُتر جاتی ہیں'، شبیر صاحب نے جواب دیا۔

'بس جی پٹڑیاں ختم ہو چکی ہیں، وہی انگریزوں کے زمانے کی چل رہی ہیں'، اس شخص نے ہنستے ہوئے کہا۔

'چلو گورے کوئی تو اچھا کام کر گئے ہیں'، شبیر صاحب نے جواب دیا۔

شمیم بی بی نے سوچا کہ اس کی زندگی کی گاڑی بھی تو پٹڑی سے اتر چکی تھی۔ لو کا ایک تیز جھونکا سا آیا تو اس نے فوراً اپنی چادر درست کی اور چہرے پر آیا پسینہ پونچھا۔

'آج کافی گرمی ہے'، ایک مسافر نے دوسرے سے کہا۔

'شاید آج 50 ڈگری درجہ حرارت ہے'، دوسرے نے جواب دیا۔

لیکن آج کتنی گرمی ہے، یہ بات شمیم بی بی کے لیے کس قدر بے معانی تھی۔

ایک ہی وقت میں ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑے مسافروں کے لیے ایک ہی جیسی چیزیں کس قدر مختلف ہوجاتی ہیں جیسے یہ 12:30 کے بعد اضافی ملے 7 منٹ دوسرے مسافروں کے لیے گزارنے مشکل ہورہے تھے جب کہ شمیم بی بی کو یوں محسوس ہورہا تھا کہ اگلے سانس کے بعد جیسے ہی اس نے آنکھ جھپکی تو گاڑی اس کے سامنے ہوگی اور اسے بس چھلانگ لگانی ہے اور یہ دکھ بھری زندگی ختم۔

اس کا جسم کانپ رہا تھا، چہرہ پسینے سے اتنا تر تھا کہ آنکھ سے بہتے آنسو اور پسینے کے قطروں میں فرق کرنا ناممکن تھا اور یہ پسینہ صرف گرمی کی وجہ سے نہیں تھا۔

'12:33 ہو چکے ہیں، بیٹا جاؤ مسافر خانے جا کر بہن کو کہو پلیٹ فارم پر آجائے، گاڑی بس آنے ہی والی ہے' ایک بزرگ نے ساتھ کھڑے نوجوان سے کہا۔

شمیم بی بی خیالوں کے بھنور میں بُری طرح ہچکولے کھا رہی تھی اور ارد گرد کھڑے مسافروں کی کوئی بات اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اور اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کے پاؤں میں موجود ایک جوتا ٹوٹا ہوا ہے۔

اس نے سوچا کہ اب تو اس کا 6 سالہ بیٹا جیدا اسکول سے گھر آگیا ہوگا اور ضرور اسے ڈھونڈ رہا ہوگا، اور بڑے کمرے میں چارپائی پر اسے صرف اپنی بہن سوتی ہوئی ملے گی اور وہ اسے جگا دے گا۔

'اماں گڑیا جاگ گئی ہے، بہت زور زور سے رو رہی ہے'، جیدا بھاگتا ہوا باورچی خانے میں جائے گا جہاں چولہا ٹھنڈا ہو چکا ہوگا لیکن اس نے آنے سے پہلے روٹی بنا کر کپڑے میں لپیٹ کر چنگیر میں رکھ دی تھی۔ کپڑا لپیٹنے کے بعد اسے خیال آیا تھا کہ روٹی پر دیسی گھی بھی لگا دینا چاہیے کہ یہ جیدے کے لیے اس کی ماں کی طرف سے بنائی گئی آخری روٹی ہوگی۔ ☆

(جاری ہے)

آپ کی صحت

صبح کا ناشتہ ضروری

ناشتہ نہ کرنے کے باعث جسم میں شوگر لیول کم ہوسکتا ہے

ڈاکٹر راحیلہ شیخ

کہا جاتا ہے کہ ناشتہ دن کی سب سے اہم غذا ہے جسے کسی صورت نہیں چھوڑنا چاہیے۔ درحقیقت بیشتر طبی ماہرین کا ماننا ہے کہ ناشتہ ممکنہ طور پر دن کا اہم ترین کھانا ہوتا ہے مگر اس صورت میں جب آپ کچھ اصولوں پر عمل کریں۔ تو کیا آپ اکثر ناشتہ چھوڑ دیتے ہیں؟ اگر ہاں تو یہ صحت کے لیے تباہ کن عادت ہے جو متعدد طبی مسائل کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ناشتہ عام طور پر 10 سے 12 گھنٹے کے فاقے کے بعد ہوتا ہے اور اگر آپ اسے چھوڑ دیتے ہیں تو مختلف مسائل کا سامنا مختصر یا طویل المدت میں ہوسکتا ہے تاہم یہ جان لینا بہتر ہے کہ اگر آپ اکثر ناشتہ نہیں کرتے تو جسم پر یہ عادت کیا اثرات مرتب کرسکتی ہے۔

> **ناشتہ نہ کرنے کی عادت ذیابیطس ٹائپ ٹو جیسے خطرناک مرض کا خطرہ ایک تہائی حد تک بڑھا دیتی ہے**

موٹاپے کا امکان

اگر آپ بڑھتے وزن سے پریشان اور اس وجہ سے صبح کی پہلی غذا چھوڑنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں تا کہ موٹاپے سے بچ سکیں، تو یہ ایک غلط فہمی سے زیادہ نہیں۔ ایسی متعدد طبی تحقیقی رپورٹس سامنے آچکی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ناشتہ کرنے کی عادت صحت مند جسمانی وزن کو برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جو لوگ ناشتہ نہیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں، وہ دیگر اوقات میں لاشعوری طور پر حد سے زیادہ کھا لیتے ہیں۔

آدھے سر کا درد

ناشتہ چھوڑنا جسم میں شوگر لیول کو بہت زیادہ کم کردیتا ہے جس کے باعث گلوکوز کی سطح بھی گر جاتی ہے۔ یہ نہ صرف بلڈ پریشر کو بڑھاتا ہے بلکہ اس سے آدھے سر کے درد کی تکلیف بھی لاحق ہوجاتی ہے۔

ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھتا ہے

ایک تحقیق میں دریافت کیا تھا کہ جو مرد ناشتہ نہیں کرتے، ان میں ناشتہ کرنے والوں کے مقابلے میں ہارٹ اٹیک کا خطرہ 27 فیصد تک بڑھ جاتا ہے، درحقیقت جو لوگ روزانہ ناشتہ کرتے ہیں ان میں امراض قلب کا باعث بننے والے عناصر کا خطرہ کم ہوجاتا ہے، ایک طبی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ ناشتہ چھوڑنا فشار خون یا بلڈ پریشر میں اضافے، بلڈ شوگر بڑھانے اور انسولین کی مزاحمت کا باعث بنتا ہے۔

جسمانی توانائی میں کمی

ناشتہ چھوڑنا روزانہ کا معمول بن جائے تو صبح کے وقت جسم زیادہ سستی محسوس کرنے لگتا ہے کیونکہ اسے اعضا کے افعال کیلئے ایندھن میسر نہیں ہوتا، یعنی صبح کی پہلی غذا جسمانی سرگرمیوں کے لیے بہت ضروری ہوتی ہے۔

ذیابیطس

ناشتہ نہ کرنے کی عادت ذیابیطس ٹائپ ٹو جیسے خطرناک مرض کا خطرہ ایک تہائی حد تک بڑھا دیتی ہے جرمن ڈائمبیٹس سینٹر کی ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ صبح کی پہلی غذا کو جزو بدن نہ بنانا ذیابیطس ٹائپ ٹو کا شکار بننے کا امکان 33 فیصد بڑھا دیتا ہے۔ اور یہ صرف ان افراد کے لیے ہے جو کبھی کبھار ایسا کرتے ہیں۔ ایسے افراد جو ہفتے میں کم از کم 4 دن ناشتہ نہیں کرتے، ان میں یہ خطرہ ناشتے کرنے والوں کے مقابلے میں 55 فیصد زیادہ ہوتا ہے۔ محققین کے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ ناشتہ نہیں کرتے، وہ دن میں ناقص غذا کا زیادہ استعمال کرسکتے ہیں۔

بالوں سے محرومی

ناشتہ دن کی اہم ترین غذا ہے جو بالوں کی جڑوں کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے، کم پروٹین والی غذا کا استعمال بالوں کی نشوونما کے لیے ضروری عناصر پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے جس سے بال گرنا شروع ہوجاتے ہیں اور گنج پن کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔

> **جو مرد ناشتہ کرتے ہیں ان میں ہارٹ اٹیک کے خدشات کم پائے جاتے ہیں**

سانس کی بو

ناشتہ نہ کرنا صرف صحت کے لیے ہی نقصان دہ نہیں بلکہ یہ سماجی زندگی پر بھی اثرانداز ہوتا ہے کیونکہ اس عادت کے نتیجے میں سانس میں بو جیسے مسئلے کا سامنا ہوسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ناشتہ نہ کرنے سے لعاب دہن بننے کا عمل متحرک نہیں ہو پاتا، جس سے زبان پر بیکٹریا کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے جو اس مسئلے کا باعث بنتا ہے۔

ذہنی تناؤ اور چڑچڑاپن

ناشتہ نہ کرنے یا طویل وقت تک بھوکے رہنے سے مزاج بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ ناشتہ کرنے کے عادی ہوتے ہیں، ان کا مزاج دن کی پہلی غذا سے دوری اختیار کرنے والوں کے مقابلے میں زیادہ خوشگوار ہوتا ہے۔ ناشتہ نہ کرنے سے بلڈ شوگر لیول بھی گرتا ہے جو کہ چڑچڑے پن کا باعث بنتا ہے۔ دوسری جانب ایک تحقیق کے مطابق ناشتہ نہ کرنے پر جسم میں تناؤ بڑھانے والے ہارمون کورٹیسول کا اخراج بڑھتا ہے یا یوں کہہ لیں کہ ناشتہ نہ کرنا جسم کے لیے پرتناؤ ایونٹ ہوتا ہے۔ جسم میں کورٹیسول کی مقدار میں اضافے سے متعدد منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں، جیسے جسمانی وزن بڑھنا، جسمانی دفاعی نظام کمزور ہونا، مختلف امراض کا خطرہ بڑھنا اور بلڈ شوگر لیول میں عدم توازن وغیرہ۔

☆☆☆

روزنامہ آفتاب سنڈے میگزین
4 اگست 2019ء

ڈیرہ غازی خان کلچرل شو۔۔۔۔اتحاد و یگانگت کے رنگ

وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کی کلچرل شو میں خصوصی شرکت، فنکاروں کی پرفارمنس کو سراہا

جاوید یونس

ڈیرہ غازی خان کی ثقافت نہ صرف منفرد تاریخی روایات کی امین ہے بلکہ عصر حاضر میں بھی اپنی ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔اس انفرادیت کے پیش نظر ڈیرہ غازی خان کی دلکش روایات اور ثقافتی ورثے کے تحفظ اور فروغ کیلئے محکمہ اطلاعات وثقافت پنجاب کے زیر اہتمام کلچر آف پنجاب کے تحت لاہور آرٹس کونسل الحمراء میں دوروزہ ڈیرہ غازی خان کلچرل شو کا انعقاد کیا گیا۔ڈیرہ غازی خان کا رنگا رنگ اور متنوع ثقافتی حسن جہاں میل جول، ہم آہنگی اور تعاون کے جذبے سے سرشار ہے وہاں اتحاد، یگانگت اور جاذبیت بھی اپنی مثال آپ ہے۔ہمارے لئے پنجاب کے اس خوبصورت حصہ کی ثقافت اور تہذیب قابل فخر سرمایہ ہے۔جس کو زندہ دلانِ لاہور کے سامنے پیش کرنے کیلئے محکمہ اطلاعات و ثقافت نے ٹھوس اقدامات اٹھائے اور لاہور کے ادبی وثقافتی دامن الحمراء میں دوروزہ ڈیرہ غازی خان کلچرل شو کا کامیاب انعقاد ممکن بنایا اور ڈیرہ غازی خان کی زرخیز دھرتی میں سموئے سرائیکی اور بلوچی کلچر کو یہاں کی عوام کے سامنے کیا۔کلچرل شو میں علاقائی ثقافت کے بیش بہا رنگ دیکھائے گئے۔فنکاروں نے سرائیکی اور بلوچی تہذیب کے عکاس سفید شلوار قمیض اور سرائیکی اجرک زیب تن کر رکھی تھی، ڈھول کے تھاپ پر جھوم رقص تمام حاضرین کو جھومنے پر مجبور کر رہا تھا،تلوار ڈانس اپنی نوعیت میں اعلیٰ مہارتوں کا اظہار تھا۔سرائیکی اور بلوچی کلاسیکل گائیکی کا اپنا ایک جداگانہ انداز اور تاثر تھا جسے دیکھنے اور سننے والوں نے بہت پسند کیا۔وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار خان نے اس کلچرل شو میں شرکت کرکے تقریبات چار چاند لگا دیئے،جن سے

وزیر اطلاعات وثقافت وصنعت میاں اسلم اقبال، سیکرٹری اطلاعات وثقافت پنجاب راجہ جہانگیر انور، ایگزیکٹو ڈائریکٹر

> ڈیرہ غازی خان کلچرل شو کے انعقاد سے اہل لاہور کو ڈیرہ غازی خان کی تہذیب وتمدن سے روشناس ہونے کا موقع ملا

لاہور آرٹس کونسل اطہر علی خان ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر پنجاب آرٹس کونسل ثمن رائے بھی اس موقع پر ان کے ہمراہ تھے۔
ادب اور آرٹ دھرتی کی دین ہوتا ہے،انسان جب اپنا رشتہ دھرتی سے جوڑتا ہے تب دھرتی اسے ادب اور آرٹ عطا کرتی ہے،ڈیرہ غازی خان کے باسیوں نے اپنے دھرتی سے اس خوبصورتی کے ساتھ اپنا تعلق جوڑ رکھا ہے تو اس کی دھرتی یہاں کے رہنے والوں کو ادب اور آرٹ عطا کر رہی ہے۔15 صدی عیسوی میں بلوچ قبائلی سرداروں نے اس علاقے کو اپنا مسکن بنایا،میر حاجی خان میرانی نے اپنے بیٹے غازی خان کے نام اس کا نام رکھا۔1476 صدی عیسوی میں دریائے سندھ کے مغربی کنارے ڈیرہ غازی خان کی بنیاد رکھی

سرائیکی بولتے ہیں۔سرائیکی اور بلوچی ثقافت کے حسین امتزاج سے ڈیرہ غازی کی ثقافت اپنی ایک الگ پہچان رکھتی ہے۔جسے لاہور کی عوام کے سامنے پیش کرنے کے لئے ٹھوس منصوبہ بندی کی گئی،اس کلچرل شو کو کامیاب بنانے کے پیش منظر میں وہ خیال پوشیدہ ہے جو حقیقت ہونے کیلئے بے تاب تھا،اس پروگرام کو ڈیزائن کرنے کیلئے اعلی اذہان کی اعلیٰ فکری مہارتیں نے اپنا فعال کردار ادا کیا جو بلاشبہ خراج تحسین کے لائق ہیں۔کلچرل شو میں جڑے ایک ایک عنصر کو رنگا رنگ بنانے کیلئے بھرپور محنت کی گئی۔بہر حال کلر آف پنجاب اس ہم آہنگی کا باعث بنا جس کی آج ہمیں ضرورت ہے۔اس پروگرام کی

کیلئے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا وہ اپنے اندر اپنائیت کا احساس لئے ہوئے ہیں،ادب دوست اور ادب پرور فضاء کی حامل ہے،لاہور آرٹس کونسل کئی دھائیوں سے ادب وثقافت کی آبیاری میں پیش پیش ہے،یہ ادارہ لاہور کے ادبی وثقافتی دامن کی حیثیت رکھتا ہے،یہ پلیٹ فارم جہاں ملک بھر کی ثقافتی اقدار کی میزبانی کا اعزاز رکھتا ہے وہاں دنیا بھر کے بیسوں غیر ملکی ثقافتی وفود اس پر اپنے فن کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ڈی جی خان کلچر شو کی میزبانی بھی الحمراء کا ایک اعزاز تھی، جہاں فنکاروں کی حوصلہ افزائی کیلئے وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار خود آئے۔ان سے اس اقدام سے ظاہر ہے کہ وہ

رہا۔ڈائریکٹر جنرل پلاک ڈاکٹر صغری صدف نے بھی اپنی بھرپور کاوشوں کے ذریعے اس شو میں کامیابی اپنا حصہ ڈالا۔
ڈیرہ غازی خان کلچرل شو کے انعقاد سے جہاں صوبائی یک جہتی کو فروغ ملا وہاں یہ نئی نسل کیلئے اپنی تہذیب وثقافت کے نئے اور منفرد رنگ دیکھنے کا بھی ذریعہ ثابت ہوا۔نوجوانوں نے قبائلی رقص دیکھے،جھومر اور تلوار ڈانس کا نظارہ کیا،علاقوئی موسیقی سنی۔اس طرح کے اقدامات سے احسن عوامی رویوں کو تقویت ملتی ہے،عوامی سطح پر رابطے بڑھتے ہیں،قربت پیدا ہوتی ہے،سرائیکی دسیب، بولیاں اور کلاسیکل موسیقی زندہ دلانِ لاہور کیلئے دلچسپی کا موجب تھی۔حاضرین کیلئے زرمیہ نغمے بے حد دلچسپی کا باعث ہے

محکمہ اطلاعات وثقافت کے زیراہتمام کلچر آف پنجاب کے تحت دوروزہ ڈیرہ غازی خان کلچرل شو کا رنگارنگ انعقاد

جو جنگوں کے موقع پر فتح حاصل کرنے کی خوشی گائے جاتے ہیں اور اس میں زیادہ تر الغوزیا بانسری اور اس کی سنگت میں طنبورہ یا ستار اور سانگی سے مماثلت رکھنے والے بلوچی ساز بجائے گئے جنہیں سننے والوں نے بے حد پسند کیا۔ڈیرہ غازی خان کلچرل شو کے موقع پر الحمراء کے لان میں ہاتھ سے بنے علاقوئی ملبوسات کے سٹالز بھی لگائے گے۔
کلرز آف پنجاب پروگرام کے تحت پنجاب کے مختلف علاقوں کی ثقافت کو اجاگر کرنے کیلئے کلچر میلوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے،جو خوش آئند ہے۔اس سے نہ صرف علاقائی کلچر اور تہذیب وتمدن سے روشناس کرانے کا موقع ملے گا بلکہ اس سے بھائی چارے اور ہم آہنگی کو فروغ ملے گا۔کلرز آف پنجاب کے تحت مختلف شہروں میں راول میلہ،سون دیلی میلہ، دسیب میلہ، پٹھوہار میلہ، سنٹرل پنجاب میلہ، چولستان میلہ اور راوی میلہ سمیت دیگر پروگرامز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔پنجاب کے کلچرل رنگ کو اجاگر کرنے کیلئے وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کے بعد سیکرٹری اطلاعات وثقافت پنجاب کو جاتا ہے جنہوں نے یہ آئیڈیا زدیئے۔یقیناً اس سے نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کا سافٹ امیج ابھرے گا۔

☆☆☆

> کلچرل شو میں سرائیکی وسیب، بلوچی طرز زندگی، زام دھریس، لوک گیت و بولیاں، جھومر ڈانس اور زرمیہ نغمے پیش کئے گئے

فنکاروں کے حوصلے بڑھے،ثقافتی تحریک کو نئی فکر اور سوچ ملی، آگے بڑھنے کے جذبے جوان ہوئے۔کلچرل شو میں وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کی دستار بندی کی گئی،وہ اپنے مخصوص انداز میں فنکاروں کو بھرپور داد دیتے رہے،اسٹیج پر جا کر آرٹسٹوں سے ملے،ان کی حوصلہ افزائی کی اور ڈیرہ غازی خان سے تشریف لائے ہوئے ثقافتی طائفوں کی شاندار پرفارمنس کو سراہا۔وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار نے شاندار ڈی جی کلچرل شو کا انعقاد پر محکمہ اطلاعات وثقافت کی تعریف کی اور کہا کہ لوک فنکاروں کی حوصلہ افزائی وقت کی اہم ضرورت ہے،حکومت پنجاب علاقائی فنکاروں کی حوصلہ افزائی کیلئے اس طرح کے مزید شو منعقد کرائے گئی۔صوبائی

گئی۔یہ ڈیرہ شمالی ریاست افغانستان اور ایران سے آنے والے قافلوں کی گزرگاہ تھا،یہاں آکر قافلے پڑاؤ ڈالتے تھے،مسافر اور تاجر کشتیوں کے ذریعے دریائے سندھ عبور کرکے ملتان کا رخ کرتے۔یہ علاقے دریائے سندھ کے کنارے آباد ہونے کی وجہ سے سرسبز وشاداب اور ادب وثقافت کی دولت سے مالا مال ہے۔شہر ڈیرہ غازی کے باسی

کامیابی اس ٹیم ورک کا پیش خیمہ ہے جو اس کے سربراہ کے علم دوست اور اہل ذوق ہونے کا پتہ دیتی ہے اور وہ نام ہے سیکرٹری اطلاعات وثقافت راجہ جہانگیر انور کا۔اس کلچرل شو میں دستیاب سامان ضیافت پیدا کرنا مسلسل جہد کا نتیجہ ہے۔
محکمہ اطلاعات و ثقافت پنجاب کے زیر اہتمام کلرز آف پنجاب کے تحت دوروزہ ڈیرہ غازی خان کلچرل شو کے انعقاد

صوبہ بھر میں ثقافت کو فروغ دینے کے لئے بھرپور عزم ہیں۔جس کو عملی جامہ پہنانے کیلئے محکمہ اطلاعات وثقافت شب وروز مصروف عمل ہے۔اس کلچرل شو میں پرفارم کرنے والے فنکاروں کی حوصلہ افزائی کی گئی جو اپنی احسن اقدار کے فروغ کی بنیادی ضرورت ہے،فن اور فنکار کی ترقی وترویج اس کی حوصلہ افزائی سے مشروط ہے جو اس کلچر شو کا خاصہ تھی،ایگزیکٹو ڈائریکٹر الحمراء اطہر علی خان نے اس شو کی کامیابی کے لئے کئے جانے والے اقدامات کی خود نگرانی کی اور دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے اپنے کردار کو بخوبی احسن ادا کیا۔ایگزیکٹو ڈائریکٹر پنجاب آرٹس کونسل ثمن رائے کا فعال اور متحرک کردار اس کامیاب فیسٹیول کا ضامن